صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 29 اکتوبر 2014ء بمطابق 04 محرم الحرام 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یُرِیدُونَ أَن یُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَیَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن یُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَـٰفِرُونَO هُوَ ٱلَّذِیٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِینِ ٱلۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّینِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُون۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِیم۔

(ترجمہ): یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھادیں اور خدا اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں۔ اگرچہ کافروں کو براہی لگے۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں۔ و آخِرُالدَّعۡوٰانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مسٹر محمود خان، 1698۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا هغه زوړ کوئسچن دے ایم اینډ آر والا سپیکر صاحب، هغه شا ته واړې مونږ کړے وو بیا مو پینډنګ کړو، منسټر صاحب نه وو، زما خیال دے نن هم منسټر صاحب ما ته خو په نظر کښې نه راځی۔

جناب سپیکر: د کوم ډیپارټمنټ؟

جناب محمود احمد خان: دا جی، پبلک هیلتھ د شاه فرمان صاحب دے، دا تاسو چې نافرمان صاحب ورته وایئ۔

جناب سپیکر: زه به دا اوکړم چې دا به اخری د غه ته بوځمه۔

جناب محمود احمد خان: جی سر؟

جناب سپیکر: مطلب اخری کوئسچن ته به ئے راولم۔

جناب محمود احمد خان: ٹھیک شو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه دا سې۔ ملک نور سلیم 1881۔

* 1881 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع لکی مروت میں محکمہ کے زیر سایہ سڑکیں اور عمارات تعمیر کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ منظور شدہ لاگت وقت مقررہ میں تعمیر ہوئی یا بعد میں، فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ اور منظور شدہ لاگت کی تفصیل منسلک ہے۔

جناب نور سلیم ملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1881، سوال تھا" کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع لکی مروت میں محکمے کے زیر سایہ سڑکیں اور عمارات تعمیر کی گئی ہیں؟ اس کا جواب ملا ہے۔ "جی ہاں"، سوال کا دوسرا حصہ تھا کہ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ منظور شدہ لاگت وقت مقررہ میں تعمیر ہوئی یا بعد میں، فراہم کی جائے" جناب سپیکر! اس سوال کا جواب محکمے نے کچھ اس طرح دیا ہے کہ "مذکورہ تمام سڑکوں اور عمارات کی تفصیل بمعہ کل خرچہ اور منظور شدہ لاگت کی تفصیل منسلک ہے۔ جناب سپیکر، حیرت کی بات یہ ہے کہ محکمہ نامکمل جواب دے رہا ہے، ایسی بہت ساری چیزیں ہیں جو انہوں نے اس میں شامل ہی نہیں کی ہیں۔ میں نے پچھلے پانچ سال کیلئے جتنے بھی سی اینڈ ڈبلیو سے Related کام اس ضلع میں ہوئے تھے، اس کی تفصیل مانگی تھی۔ جناب سپیکر، میرے پاس یہاں پر ریکارڈ میں موجود ہے کہ وہاں پر Restoration of flood damages روڈ کے سلسلے میں ایلوکیشن ہوئی تھی 2012 میں اور اس کے جو پیسے منظور ہوئے تھے، اس پر بہت کم لاگت سے کام کیا گیا اور اس کے بقایا پیسوں کا کوئی حساب یہاں پہ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ڈیٹیل فراہم کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ جتنی بھی تفصیل یہاں پر انہوں نے فراہم کی ہے مختلف مدات میں، وہ چاہے روڈز ہوں، سکولز ہوں یا ایڈیشنل کلاس رومز ہوں، وہ تمام نامکمل ہیں جناب سپیکر! اور میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ اس پر کافی محنت کی جاتی ہے۔ معلومات پوری اور تفصیل سے فراہم کی جائے، کیوں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے، کیا وجہ ہے کہ اس میں کوئی ایسا مسئلہ ہے ان لوگوں کو جو یہ کچھ چیزیں چھپا لیتے ہیں؟ بدقسمتی سے میرے ضلع میں کوئی ایگزیکٹیو انجینئر صاحب بھی ٹک کے نہیں دیتے جو ہے نا اور وہ بھی ہر دوسرے مہینے جو ہے ہم نئے ایگزیکٹیو انجینئر کو دیکھتے ہیں۔ تو میرا مقصد جو تھا وہ سوال لانے کا یہ تھا کہ یہاں پر یہ معلومات ملیں کہ جو کام ہوا ہے، جو Public expenditures وہاں پہ خرچ کئے گئے ہیں، جو Public money ہے، وہ صحیح طریقے سے خرچ ہوئی ہے کہ نہیں؟ میں بدقسمتی سے یہ کہنے پر مجبور ہو رہا ہوں کہ نہ ہی اس پہ تفصیلاً تفصیل فراہم کی گئی ہے اور نہ ہی وہ اخراجات جو ہیں صحیح مدات میں ہوئے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، آپ لوگوں کو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کیا سپلیمنٹری ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب ملک نور سلیم خان صاحب نے جو پوائنٹس اٹھائے ہیں سر، میں نے منسٹر صاحب سے بھی بات کی ہے کہ 14-2013، 15-2014 میرے حلقے کے بلکہ ڈسٹرکٹ لکی مروت کے وہ تمام ڈیویلپمنٹ کے جو اے ڈی پیز کے کام ہیں وہ رکے ہوئے ہیں، بند پڑے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ وہاں پہ ایکسیئن نہیں ہے سر۔ ٹینڈر نہیں ہو رہے اور جب کوئی ٹرانسفر ہو جاتا ہے لکی ڈسٹرکٹ، پھر میرے خیال میں After ten days یا Fifteen days وہ پھر اپنے آپ کو ٹرانسفر کر دیتا ہے تو For God sake منسٹر صاحب سے بھی میں نے ریکویسٹ کی ہے اور آن دی فلور اب میں دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم ہمارے لئے کوئی ایکسیئن دیں تاکہ ہمارے ڈیویلپمنٹ کے کام، کیونکہ اس گورنمنٹ پہ سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ ان کے ڈیویلپمنٹ کے کام نہیں ہو رہے، اے ڈی پی کے، کوئی کہتا ہے کہ Seven percent کام ہوا ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ Ten percent کام ہوا ہے، تو اس وجہ سے کام نہیں ہو رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ میں ایکسیئنز نہیں ہیں۔ جب ٹینڈر نہیں ہو سکتے تو پھر کام کیسے ہوں گے جناب؟ تو میری ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے کہ اس سلسلے میں آن دی فلور کوئی ایسی وہ کریں، ہمارے ساتھ Commitment کریں کہ Within a week اس میں کوئی ایکسیئن کا آرڈر کریں۔

جناب سپیکر: جناب اکبر ایوب صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اپنے معزز ایم پی اے صاحب نور سلیم خان نے جو بات کی ہے، آج یہ میرے آفس بھی آئے تھے اور اس پہ ہماری ڈسکشن ہوئی اور میں آگے اسی کویسچن پہ کام کر رہا تھا اور اس کویسچن کی آخری جو ڈیٹیل انہوں نے دی ہے جس میں Work in progress جو Ongoing schemes ہیں، جب میں نے اس کے اوپر جناب سپیکر!

ڈیٹیل میں کام کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ 90 percent schemes already ٹائم کے اوپر مکمل ہو چکی ہیں۔ یہ ابھی مجھے پتہ نہیں ہے ادھر جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ سوال پرانا تھا یا اس وقت کا ڈیٹا دیا ہے یا Totally اس میں Carelessness شامل ہے جناب سپیکر، تو میں نے نور سلیم خان سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ہمیں یہ، میں تو خود اس کے اوپر ان شاء اللہ ایک انکوائری مارک کر رہا ہوں کہ یہ غلط انفارمیشن کس طرح آئی ہیں اور اس کا جو بھی Responsible Officer، اس کے خلاف ان شاء اللہ ہم ضرور کارروائی کریں گے اور منور خان صاحب نے ایکسیئن کا کہا ہے، انہوں نے مجھ سے تین دن پہلے بات کی ہے جناب سپیکر! میں ان شاء اللہ ان کو Commitment دیتا ہوں کہ Within a week ہم، میں نے نور سلیم خان سے بھی بات کی اور ان سے بھی میں میٹنگ کروں گا، ہم جناب سپیکر! ایسا آدمی وہاں بھیجنا چاہتے ہیں جو رہ کر وہاں کام کرے اور جس کی دلچسپی ہو ادھر پوسٹنگ لینے میں تاکہ رہ کر کام کر سکے۔ جب ہم باہر سے بھیجتے ہیں تو پھر جناب سپیکر، وہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے سفارشات کا کہ ایک آدمی وہاں رہنا ہی نہیں چاہتا تو زبردستی ہم کسی افسر کو وہاں رکھ نہیں سکتے، اس کی وجہ یہ ہے پھر کام متاثر ہوتے ہیں۔ ان شاء اللہ Within a week ہم ادھر آپ کو ان شاء اللہ ایکسیئن پوسٹ کر کے دیں گے اور جو بھی آدمی Responsible ہے یا غلط انفارمیشن دینے کا، جناب سپیکر! ہم غلط کام کیلئے ڈیپارٹمنٹ کو میں تو At least defend نہیں کروں گا، اس کے خلاف ہم ان شاء اللہ کارروائی کریں گے۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی سکندر خان۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: زه ډیر مشکور یم د منسټر صاحب چې دوئ دا وائی چې دا انفارمیشن هغه شان کمپلیټ نه دے دغه شوے، نو جناب سپیکر! که دغه اوګورو چې دا Answer کله چې لیږلے کیږی اسمبلئ ته نو د هغې نه مخکښې منسټر ئے Approve کوی، د هغوی د دغه نه تیریږی، نظر نه تیریږی او د هغې نه پس دا اسمبلئ ته را لیږلې کیږی جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ کو سمجھ میں، اس میں سمجھ آ گئی آپ کو؟

جناب سکندر حیات خان: This is no excuse، پکار دا ده چې که ډیپارټمنټ هم پکښې دغه دے خو دا ده چې دا خو Minister is responsible او هغوی Approve کړی د هغې نه پس چې دے اسمبلئ ته جواب راځی جناب۔

جناب سپیکر: سمجھ آگئی؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی مجھے بالکل آگئی ہے۔ Sikandar Khan! most probably I was not the Minister جب یہ Question put in کیا گیا تھا۔ اگر I was a Minister تو میں ڈیٹیل میں اس کے اوپر ورک کرتا ہوں، مجھے اس میں شک ہوا کیونکہ بہت ٹائم جو پراگریس میں سکیمز تھیں، اس میں نظر یہ آرہا تھا کہ پانچ پانچ، چھ چھ سال میں وہ In progress ہیں اسی لئے I went into detail اور یہ پتہ چلا کہ Already schemes مکمل ہو چکی ہیں جناب۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نور سلیم خان۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب کا بڑا فن ہے جو انہوں نے تسلیم کر لیا کہ اس قسم کی Irregularities اس جواب کے اندر موجود ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حقیقتاً انہوں نے جو بات مجھے کہی تھی، وہ بالکل صحیح ہے لیکن میری خواہش یہ ہوگی کہ یہ کوسچن جو ہے کمیٹی میں چلا جائے تاکہ وہاں پر ہم اس پہ مکمل تحقیقات کریں اور Find out کریں کہ Who is responsible behind that تاکہ اس کو جو ہے ہم سزا دے سکیں اور آئندہ اس قسم کا فلور آف دی ہاؤس پہ اعتراض نہ ہو جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو بے شک آپ کمیٹی میں بھیجیں جی اور کمیٹی جس کا وہ کرے گی۔ (تالیاں) جو Responsible ہے، اس آدمی کے خلاف ہم ان شاءاللہ ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the Question No. 1881, asked by the honourable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Shah Farman Khan. 1698, Mehmood Khan!

جناب محمود احمد خان: جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1698 _ جناب محمود احمد خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع ٹانک کو ایم اینڈ آر کی مد میں فنڈز فراہم کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فنڈ کہاں کہاں استعمال ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع ٹانک کو سال 14-2013 ایم اینڈ آر کی مد میں مبلغ 9.166 ملین روپے فراہم کئے گئے تھے جو کہ مختلف سکیموں کی ضروری مرمت پر خرچ کئے جا چکے ہیں جس میں 5.008 ملین روپے مشینری اور 4.158 ملین روپے سول ورک پر خرچ ہو چکے ہیں۔ (سکیم وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ منسټر صاحب راغے، دا شا ته کال د ایم اینډ آر خبره وه او سپیکر صاحب! دا کوئسچن ما کړے وو 14-2013 والا ایم اینډ آر، دغې کښې چې دا کوم جواب راکړے دے سپیکر صاحب، دغې کښې هسې ګپ ئے لګولے دے۔ که شاه فرمان صاحب اوګوری سیریل نمبر تین، واټر سپلائی سکیم ډبره، دا سپیکر صاحب! زما کلے دے، یوه روپئ نه ده پرې لګیدلې۔ بیا سیریل نمبر چھ، واټرسپلائی سکیم غونډئ کلے ډبره، دا هغه ټائم هم ما خبره کړې وه چې کوم ایکسیئن وو، اوس خو بیا ده ټرانسفر کړو، د ده ډیره مهربانی، هغه د ایم اینډ آر چې فنډ وو، دا ئے ټول هسې د دروغو هغه ئے ورته جوړ کړی دی۔ بیا هغه نه بعد ئے دا تفصیل رافراهم کړو چې دا ټول تفصیل سپیکر صاحب! دلته چې دا کوم سکیمان دوئ بنائی، دلته څه سکیمان شته پکښې او څه نشته پکښې خو دا زما د خپل کلی دوه، دا خو ذاتی زما خپل کور دے چې دوئ وائی چې مونږ دا سیریل نمبر تین او Six باندې چې دا پیسې مو لګولې دی، دا منسټر صاحب ته کیدے شی پته نه وی، دې محکمې غلط بیانی

ورسره کړي ده۔ هغه کوم کس چې هلته وو کنه، هغه ټول يو خپل ترتيب ورته سيټ کړو، بيا حج ته پرې لاړو، حج ئے اوکړو بيا راغلو، هغې نه بعد بيا ټرانسفر شوے وو۔ زه منسټر صاحب ته دا وايم چې دوئ د بده نه منی، دا کوئسچن د لاړ شی کميټئ ته چې هلته بيا د ټول حقيقت پته اولګيږی چې ديکښې څه خبرې دی، څه داسې خبرې دی چې دلته ئے نشم کولې نو بيا هلته به ورسره اوکړو۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ته په مفته کښې کار کوې بنه، منور خانه! هں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپيکر صاحب! زه د دې سره Related خبره او منسټر صاحب ته څه انفارميشن ورکول غواړم۔ سر، د دغه ايم اينډ آر As a DDAC Chairman ما ته چې کله دا ايم اينډ آر والا فنډ راغے نو دوئ چې کوم هغه ټيوب ويل وو، شاه فرمان! که تاسو لږ توجه اوکړئ، نو سر! هغه تقريباً پينځه ټيوب ويلونه وو چې دوئ پانچ ٹیوب ویلیں ایسے تھے کہ انہوں نے ہمیں رپورٹ دی کہ یار! یہ کمپلیٹ ہیں لیکن جب میٹنگ میں بلایا، اس وقت ایکسیئن کی موجود نہیں تھا، ایس ای تھا بنوں والا، اس کو جب ہم نے کہا کہ یہ اس کے باوجود Payment ہو چکی تھی ان ٹیوب ویلوں کی لیکن وہ ٹیوب ویلز مرمت نہیں ہوئے تھے، تو ایس ای نے میٹنگ میں یہ ایڈمٹ کیا تھا کہ یہ واقعی پیسے ٹھیکیدار کو دیئے گئے تھے لیکن ٹیوب ویل ابھی تک پڑے ہوئے تھے، وہ مرمت نہیں ہوئے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی سر! کہ جیسے بیٹنی صاحب نے کہا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پہ یہ معلوم ہو جائے کہ کیوں پیسے آپ ٹھیکیدار کو دے رہے ہیں جب تک وہ کمپلیٹ نہیں ہوئے وہ ٹیوب ویلز؟ یہ تو میرا ذاتی اپنی میٹنگ کا Experience ہے جو اس نے ایڈمٹ کیا، ایس ای نے ایڈمٹ کیا کہ پیسے دیئے گئے اور ٹیوب ویلز ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ جناب سپیکر۔ میں اتفاق کرتا ہوں، یہ جو انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو صحیح کرنا، سدھارنا، یہ کرنا ہے، یہ اتنا مشکل نہیں ہے۔ میں Already اپنے سیکرٹری سے کہہ

چکاہوں کہ وہ مجھے Constituency wise ایم اینڈ آر کے Expenditures بتادیں اور وہ میں ان شاء اللہ سارے ممبرز کے اندر Distribute کروں گا اور جس جس کو اس پر اعتراض ہو، وہ بتادے کہ یہ فگرز غلط ہیں۔ کمیٹی کو یہ جائے، میں اتفاق کرتاہوں، احتساب کمیشن کو یہ جائے، میں اتفاق کرتاہوں، انٹی کرپشن کے پاس جائے، میں اتفاق کرتاہوں۔ یہ ہاؤس فیصلہ کرلے کیونکہ میں بالکل اس سے اتفاق کرتاہوں کہ ہر جگہ تو ایک بندہ، منسٹر نہیں پہنچ سکتا لیکن ڈیپارٹمنٹ کے اندر جتنا گند ہے، میں بالکل اس کو Accept کرتا ہوں۔ میں سمجھتاہوں (تالیاں) میں سمجھتاہوں کہ اگر یہ مجھے Allow کریں اور میں فرسٹ ٹائم اس کو انٹی کرپشن کے حوالے کردوں تاکہ جلد ہی اس کی رپورٹ آجائے، آپ کے سامنے ہو۔ اگر آپ اس سے مطمئن نہ ہوں تو آپ دوبارہ اس کو کمیٹی کے، کیونکہ مجھے لگتاہے کہ کمیٹی کا پراسیس بڑا Slow ہوتا ہے، Compare to that میں چاہتاہوں، دس دن کے اندر، وہ آپ کے پاس انٹی کرپشن آفیسر آجائے گا اور آپ ان کو بتادیں کہ یہ یہ چیز ہے۔ میں چاہتاہوں کہ اگر کسی ایکسیئن، ایس ڈی او نے اس میں گند کیا ہے تو پہلے وہ Arrest ہو اور اس کے بعد ہم اس کے اوپر ادھر ڈیبیٹ کریں۔ مرضی آپ کی ہے، جس چیز کے اوپر آپ کو تسلی ہو، میں اس کیلئے تیار ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیٹنی صاحب!

<u>جناب محمود احمد خان:</u> ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب خلوص کښې مخې ته پرې لاړو خو بهرحال مونږ د دوئ شکریه ادا کوؤ۔ سپیکر صاحب! چې دا کمیټئ ته حواله شی کنه، مونږ سره خبرې ډیرې دی، انټی کرپشن ته به ضرورت نه پیدا کیږی ځکه مونږ سره خپل دومره مواد دی کنه چې یو بل به مطمئن کوؤ سره او زه دا خواست کوم چې دوئ څنګه اووئیل چې دا د کمیټئ ته ځی ځکه چې دا 14-13 کښې چې کوم ایکسیئن هلته موجود وو کنه، په هغه ټائم کښې دا شوی وو، بیا ما خبره کړې وه، میډم وه، هغه ټائم کښې منسټر صاحب وو نه، تاسو ئے کمیټئ ته ریفر کړئ، بیا به هلته فیصله اوکړو، که انټی کرپشن وو، که احتساب کمیشن، بیا به هلته خبره سره اوکړو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No. 1698, asked by the honourable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 1933, Malik Noor Saleem.

* 1933 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گاؤں مشا منصور لکی مروت میں آبنوشی کا ٹینک مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹینک کب مکمل ہوا ہے، اس سے مذکورہ گاؤں کو کب تک پانی فراہم کیا جائے گا، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) گاؤں مشا منصور کا آبنوشی ٹینک 2005 میں مکمل ہوا ہے مگر نوکری تنازعہ کی وجہ سے ٹینکی سے پانی کی سپلائی جاری نہ ہو سکی جبکہ لوگوں کو متبادل ٹیوب ویلز سے بذریعہ ڈائریکٹ پمپنگ پانی کی سپلائی جاری ہے۔ تنازعہ ختم ہونے کی صورت میں ٹینکی سے پانی کی سپلائی ایک ہفتے میں بحال ہو سکتی ہے۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر، کوئسچن نمبر 1933۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب سے اور ان کے محکمے سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ گاؤں مشا منصور لکی مروت میں آبنوشی کا ٹینک مکمل کیا گیا ہے؟ جواب آیا ہے کہ جی ہاں۔ نمبر (ب) اس سوال کا حصہ تھا کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹینک کب مکمل ہوا، اس سے مذکورہ گاؤں کو کب تک پانی فراہم کیا جائے گا، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟ جناب سپیکر، جواب آیا ہے محکمے کی طرف سے کہ "آبنوشی ٹینک 2005 میں مکمل ہوا مگر نوکری تنازعہ کی وجہ سے ٹینکی سے پانی کی سپلائی جاری نہ ہو سکی جبکہ لوگوں کو متبادل ٹیوب ویل سے بذریعہ ڈائریکٹ پمپنگ پانی کی سپلائی جاری ہے، تنازعہ ختم ہونے کی صورت میں ٹینکی سے پانی کی سپلائی ایک ہفتے میں بحال ہو سکتی ہے۔" جناب سپیکر! یہ جواب بہت ہی غلط جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر! یہ میرا گھر ہے، میرا گاؤں ہے، یہ ٹینک بھی میرے چھوٹے بھائی نے اپنے ہی دوران ممبر شپ مکمل کروایا تھا، بد قسمتی سے اب تک اس محکمے کی نااہلی ہے، یہ لوگ وہاں پر اس ٹینک کو آپریشنل نہ کر سکے۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے میں لگا ہوا ہوں لیکن وہ کچھ نہیں کر رہے اور جواب میں دیتے ہیں کہ ہم متبادل ٹیوب ویل سے بذریعہ ڈائریکٹ پمپنگ پانی سپلائی کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر!

وہاں پہ دوسرا کوئی ٹیوب ویل موجود ہی نہیں ہے، جو ٹیوب ویل موجود تھا، وہ خراب تھا اور پچھلے 2013-14 کی جو Rehabilitation کیلئے میرے پاس فنڈ آیا تھا، اس میں میں نے اس کو، یہ ٹینڈر ہے جناب سپیکر! یہ وہ ٹینڈر ہے جو محکمے نے جاری کیا تھا 2013-14 میں اور وہ ہمیں یہاں لکھ رہے ہیں کہ ہم دوسرے متبادل ٹیوب ویل سے پانی فراہم کرتے رہے، مجھے حیرت ہے کہ اتنا جھوٹ اور جھوٹ پہ جھوٹ جو ہے اور اس کو کیسے یہ لوگ Verify کریں گے جب خود وہ ٹینڈر دے رہے ہیں اپنے محکمے میں، 2013-14 میں جہاں پہ اس گاؤں کیلئے ٹیوب ویل کو مرمت کرنے کی بات کی جارہی ہے کہ ٹیوب ویل خراب تھا اور وہ بتارہے ہیں ایسا؟ تو مجھے تو بہت زیادہ حیرت ہو رہی ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہاں پہ پانی کی کمی ہے۔ میں پہلے بھی منسٹر صاحب کو ایک دفعہ بتا چکا تھا کہ ہمارے ہاں نہ روڈوں کی اتنی اہمیت ہے، نہ دوسری چیزوں کی اہمیت ہے، وہاں پہ پینے کا پانی میسر نہیں ہے، صاف تو در کنار، پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ تو برائے مہربانی منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ کسی بھی طریقے سے جو ہے نا اس مسئلے کو حل کریں۔ اگر یہ مناسب سمجھیں تو میرے ساتھ چلیں، وہاں پر جو ہے نا میں ان کو وہاں لے کر جانے کیلئے تیار ہوں اور وہاں موقع پہ صورتحال کو دیکھیں اور پھر بات کریں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحب خو د لکی مروت بارہ کښې خبره کړې ده، خبره دا ده جې چې په ټوله صوبه کښې سکیمونه تیار دی، ما په تیر حکومت کښې او د هغې نه مخکښې په حکومت کښې هم ما سکیمونه کړی دی، اوسه پورې د هغې ایس این ای نه ده تیاره چې هغه دلته کښې راشی او پوستونه په هغې باندې لاړ شی، چوکیداران پرې اولګی او هغه سکیمونو نه خلق فائده اوچته کړی، نو د دې بټګرام ضلع بارہ کښې که دوئ جواب راکړی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔ اس پہ اتنا، (مداخلت) نہیں، بس شاہ فرمان صاحب جواب دیں گے پھر اس کے بعد آپ۔ آپ کے اپنے بھی بہت کوسچنز پڑے ہیں ماشاءاللہ۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): پہلے تو میں، چونکہ Statistical detail چاہیئے ہوتی ہے اور جو شاہ حسین صاحب نے بات کی ہے، یہ بالکل نیا کوسچن ہے کیونکہ اس کیلئے ڈیپارٹمنٹ سے Statistical detail کی ضرورت ہو گی تو اگر آپ الگ جمع کریں کیونکہ اس میں A per policy جواب نہیں دیا جا سکتا، Statistical detail کی ضرورت ہو گی، یہ اس کے ساتھ آپ نتھی نہیں کر سکتے۔ یہ جو اوریجنل سوال ہے، اس کے اندر یہ ہے کہ 2005 میں یہ مکمل ہو گیا ہے، 2005 میں مکمل ہوا ہے، 2005 سے ابھی تک فنکشنل نہیں ہے، تو میں بالکل آپ کے ساتھ متفق ہوں، آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں، دو تین دن میں اس کے اندر انکوائری کرتا ہوں اور رپورٹ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، پھر اس کے اوپر، جیسے ہو گا اس کے اوپر کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ملک نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے صرف یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ہم سارا ایجنڈا پورا کریں نا، پھر باقی حضرات جو ہے نا، وہ، تو اس لئے۔۔۔۔۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بات مجھے پسند آئی اور ان کا جذبہ جو انہوں نے پہلے بھی دکھایا جو ہے نا، اس کا بھی میں معترف ہوں اور امید یہ ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس گاؤں کے لوگوں کو جلد یہ ٹینکی فنکشنل ملے گی۔ بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 1934، ملک نور سلیم۔

* 1934 _ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-75 لکی مروت میں آبنوشی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے کی تمام سکیموں کی تفصیل مثلاً جگہ کا نام، حالت (چالو یا خراب) کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز خراب سکیموں کی وجوہات اور کب تک چالو کی جائیں گی، معلومات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ PK-75 لکی مروت میں کل 84 واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں 60 سکیمیں چالو حالت میں ہیں، 7 سکیمیں برائے مرمت بند ہیں اور 17 سکیمیں ٹیوب ویلز ناکارہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ محکمہ قابل مرمت سکیموں کو جلد از جلد چالو کرے گا۔ سب کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ کوسچن نمبر 1934۔ جناب سپیکر! یہ بھی کچھ اسی طریقے سے اسی سے Related سوال ہے جو میں نے اپنے حلقے کے سلسلے میں کیا تھا۔ جناب سپیکر، پھر وہی کہانی دہرائی گئی ہے۔ جناب سپیکر! اس میں جواب دیا گیا ہے کہ "کل 84 ٹیوب ویلز حلقہ PK-75 میں موجود ہیں جن میں سے 60 سکیمیں چالو حالت میں ہیں، 7 سکیمیں مرمت کیلئے بند ہیں اور 17 سکیمیں جو ہیں وہ ٹیوب ویلز ناکارہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں"۔ جناب سپیکر! جو لسٹ یہاں پہ فراہم کی گئی ہے جن کو چالو آبنوشی سکیمز لکھا گیا ہے، حیرت ہے پھر دوبارہ جو ہے یہ انہی چالو سکیمز کا ٹینڈر ہو رہا ہے، وہ چالو بتا رہے ہیں اور اس کیلئے ٹینڈرز کر رہے ہیں، ابھی Rehabilitation کیلئے جو ہے، میں حیران ہوں کہ پتہ نہیں محکمہ والے وہاں جاتے بھی ہیں یا نہیں جاتے ہیں، وہاں سروے بھی کرتے ہیں، نہیں کرتے ہیں، کیا صورتحال ہوتی ہے، اس کا کچھ علم نہیں ہے؟ اب سے کچھ دیر پہلے یہاں پہ ایک ممبر صاحب نے اس سلسلے میں بات بھی کی، 68 لاکھ روپے ایم اینڈ آر کیلئے جو چھوٹے موٹے Repairs ہوتے ہیں، اس کیلئے پیسے دیئے گئے تھے، اس میں سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوا، وہاں پر ایک ٹیوب ویل بھی ٹھیک نہیں ہوا، 18 ٹیوب ویلز میں نے Identify کئے تھے جو بالکل Minor repair سے ٹھیک ہو سکتے تھے اور لوگوں کو پانی مل سکتا تھا لیکن بد قسمتی سے کہ ایکسیئن صاحب جو ہے، ان کی پتہ نہیں کیا سوچ ہے اور پتہ نہیں کیا ان کا مقصد ہے؟ انہوں نے نہ صرف یہ کیا جناب سپیکر! بلکہ جو میری Identify کی ہوئی سکیمیں موجود تھیں، ان سکیموں سے تین ٹیوب ویلز ہٹا کر دوسرے لوگوں کو کر دیئے اور میرے لئے وہاں پر حلقے میں ایک جھگڑا کھڑا کر دیا اور اس پہ

مختلف الزامات لگنا شروع ہو گئے۔ جناب سپیکر! میں نے اس کی نشاندہی منسٹر صاحب کو بھی کی، ان کے دفتر میں بھی کی، میرے ہی لیٹر پر To Secretary وہ سکیمیں، وہ ٹینڈر بھی آچکا تھا، وہ سکیمیں رکوائی گئیں، دوبارہ ٹینڈر Reschedule ہوا اس کے دو ماہ بعد اور اب تک اس پر کام نہیں شروع ہو سکا جبکہ یہ سکیمیں 2013-14 کی تھیں۔ اب میں پوچھنا یہ چاہوں گا کہ یہ نااہلی کس کی ہے؟ منسٹر صاحب تو بڑے اچھے آدمی ہیں، یہ محکمہ ان کو نہیں ملنا چاہیئے تھا، کسی اور صاحب کو ملنا چاہیئے تھا جو اس کو ٹھیک کر دیتے۔ بہر حال میں یہ چاہوں گا کہ اس پہ مکمل انکوائری ہو اور اس سوال کو ریفر کیا جائے To the Standing Committee تاکہ وہاں پہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ ایک ہی قسم کے سوالات ہیں اور جیسے میں نے پہلے کہا کہ میں ممنون رہوں گا، میں مشکور ہوں گا کہ اگر پبلک ہیلتھ کے اندر کسی بھی Constituency کے اندر کوئی ایسی بات ہے، کوئی ایسا Lapse ہے، کسی نے بد دیانتی کی ہے تو میری تو یہ خواہش ہو گی کہ یہ جتنا بڑا کیس بنے اور اس میں سے جتنے زیادہ لوگوں کو سزا ملے کیونکہ یہ سسٹم تو ہم نے ٹھیک کرنا ہے، اسی لئے میں نے اپنے سیکرٹری سے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ مجھے Distribution constituency wise بتا دیں۔ اب ایک ایک Constituency کی یہ بات ہے اور I am sure کہ انہوں نے یہ جو سوال اٹھایا، باقی Constituencies کے اندر بھی اس قسم کے اعتراضات ہوں گے تو اس کا طریقہ اس طرح نکالتے ہیں کہ جیسے میں نے کہا کہ ایم اینڈ آر کے جو Constituency wise جو پیسے خرچ ہوئے ہیں، وہ لا کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں، ہر ممبر کو وہ میں دیتا ہوں اور وہ اس کے اوپر اپنے Comments دے دیں، بتا دیں اور بجائے اس کے کہ ایک ایک Constituency، یہ ایک بندے کی غلطی نہیں ہے، پورے سسٹم کے اندر کوئی ایسی Poor point ہے تو Collectively اس کیلئے کچھ ایسا کرتے ہیں تاکہ لوگ بھی سیدھے اور آئندہ اس قسم کے مسائل بھی نہ ہوں۔ آپ سمجھتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم ایک کمیٹی کے اندر ایک سوال چلا گیا، یہ میری ذاتی خواہش ہو گی کہ اس کے اندر میں انکوائری کروں۔ آپ مجھے موقع دیں، میں اس کے اندر انکوائری کرتا ہوں، ساتھ انٹی کرپشن کو بھی دے دیتا ہوں، وہ آپ کے پاس آجائیں گے اور آپ

ان کو Assist کریں تاکہ ہمیں نتائج سامنے آجائیں کہ کون کدھر ہے؟ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ یہ انکوائری کیلئے ہمیں Allow کریں تاکہ ایک کمیٹی میں چلا جائے سوال، ایک کی انکوائری ہو جائے تو پتہ چل جائے کہ حقیقت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، نور سلیم۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! وخت به لګی۔

مفتی سید جانان: زه کم غونډې وخت جناب سپیکر صاحب! اخلم۔ زه منسټر صاحب علم کښې دا خبره راوستل غواړم چې دا د زما ضلع کښې، زما چې کوم یونین کونسل دے، دغې کښې دا مسئله وه، بیا زه د سیکرټری صاحب دفتر ته ورراغلم، سپیکر صاحب! هغه سیکرټری چې ما سره کومه رویه اوکړه، کوم ما پورې خندا ئے اوکړه نو بیا ارباب شهزاد صاحب چیف سیکرټری وو، هغه ته ما درخواست اولیکلو انتهی کرپشن ته لاړلو، انتهی کرپشن والا خوک نیولو، هنګو کښې یو هیډ کلرک ئے د هغوی نیولے دے، ټهیکیدار، د دې جی تقریباً پینځه میاشتې وشوې، ټهیکیدار، ایکسیئن بیا هغه چې خومره ذمه دار خلق دی، هغه پخپله باندې ګرځی، هغه آزاد ګرځی، صرف یو هیډ کلرک ئے نیولے دے دا د انتهی کرپشن حال دے۔ منسټر صاحب! مونږ تا ته دا خبرې کړې دی، دلته اسمبلۍ باندې مو کړې دی۔ انتهی کرپشن ته څه لاړ شی، هغه د داسې خلقو لاس ته لاړلو چې هلته کښې هیڅ څه غور د چا نه غوښتلې کیږی، کمیټۍ ته ئے اولیږه۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! میرا خیال ہے ملک نور سلیم اگر آپ کے جواب سے مطمئن ہوں تو۔۔۔۔

وزیر آبنوشی: نہیں نہیں، ملک، میں مفتی جانان صاحب کو بھی یہ یقین دلاتا ہوں کہ بڑا اچھا Young Officer Anti Corruption, Director Anti Corruption آیا ہے اور وہ بھی سارا دن گھومتا پھرتا ہے کہ کس کو Arrest کریں اور ہمارا نیا سیکرٹری ہے، وہ بھی بڑا اچھا بندہ آیا ہے، مجھے اس کے اوپر Trust ہے تو اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ اگر ہمیں اس دفعہ چانس دے دیں تاکہ حقائق سامنے آجائیں۔ میری خواہش ہے کہ اس کی Free and fair enquiry انکوائری ہو گی اور اگر آپ مطمئن نہیں ہیں اور

میں مفتی جانان صاحب سے اگر انکوائری کے اندر کوئی بات غلط ہو گئی تھی اور ریزلٹ سے یہ مطمئن نہیں تھے تو بجائے اس کے کہ ابھی مجھے بتا رہے ہیں، مجھے پہلے بتانا چاہیئے تھا۔ میں اس کیلئے تیار ہوں کہ جہاں پر کم از کم میری منسٹری کے اندر جدھر بھی معمولی سی بھی غلطی ہو گی، میں کسی کو Defend نہیں کروں گا۔ میری خواہش ہے کہ میں اس کی انٹی کرپشن کے تھرو انکوائری کروں اور پھر ریزلٹ آپ کے سامنے رکھوں۔

جناب سپیکر: جی ملک نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب کے خیالات کی بڑی قدر ہے اور میں معترف ہوں ان کی کارکردگی کا۔ میں نے یہ بات پہلے بھی ان کو زبانی اس کی نشاندہی کی تھی اور مجھے یقین بھی ہے کہ ہم جو اس اسمبلی میں موجود ہیں، ہم اسی لئے ہیں کہ ہم جو بیوروکریسی ہے، جو سرکاری افراد ہیں، ان پر ایک چیک اینڈ بیلنس رکھیں گے تاکہ جو Public expenditure ہے، وہ صحیح معنوں میں عوام کو فراہم کیا جائے اور ان کی خدمت ہو سکے۔ اب منسٹر صاحب چونکہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ جی مجھے موقع دیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ اس دفعہ ان کو موقع دیتے ہیں ورنہ یہ اسمبلی بھی موجود ہے، یہ بھی ہیں اور میں بھی ہوں تو پھر ان شاءاللہ تعالیٰ بعد میں پھر دوبارہ دیکھیں گے لیکن میں تھوڑی سی آپ سے ایک یہ Commitment چاہوں گا منسٹر صاحب! کہ یہ بہت سیریس ایشو ہے۔ انہوں نے خود میری سکیمیں چینج کی تھیں جس کی وجہ سے مجھے علاقے میں بہت زیادہ شرمندگی اٹھانا پڑی اور وہاں پہ معاملات خراب ہوئے۔ اس چیز کی بڑی کڑی طریقے سے انکوائری ہونی چاہیئے اور جو ملوث ہو، اس کو کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیئے تاکہ یہ ایک exemplary مسئلہ حل ہو جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی 1882، عبدالکریم خان، ایم پی اے۔

* 1882 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 13-2012 اور 14-2013 میں ضلع کونسل صوابی، مردان، بونیر، نوشہرہ، پشاور، دیر اپر اور لوئر کو کن کن مدات سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) سال 2012-13 میں ضلع کونسل صوابی، مردان، بونیر، نوشہرہ، پشاور، دیر اپر اور دیر لوئر کو مختلف مدات میں سے آمدنی حاصل ہوئی ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: اچھا، ماشاءاللہ۔ 1883، عبدالکریم خان۔

* 1883 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2012-13 اور 2013-14 میں صوبے کے اضلاع میں ٹاؤن کمیٹیوں اور میونسپل کمیٹیوں کو سپیشل گرانٹ دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں ٹاؤن کمیٹیاں اور میونسپل کمیٹیاں کہاں کہاں ہیں، نیز سال 2012-13 اور 2013-14 میں ان کمیٹیوں سے حاصل شدہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل ایریا وائز اور حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جن کمیٹیوں کو سپیشل گرانٹ دی گئی ہے اور سال 2012-13 اور 2013-14 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: جی ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زه به د منسټر صاحب توجه لږ غوندې غواړم۔ په 40 نمبر باندې منسټر صاحب ډیټیل چې کوم راکړے دے نو په 40 نمبر باندې سر! زمونږ دې ایم سی هیڅ قسم Grant avail کړے نه دے خو مسائل داسې دی جی چې Disiltation پکار دے جی، زمونږ ټولې نالئی چې دی نو هغه ډکې دی، روډونه د Minor repair د وجې نه هغه تباهئ پله روان دی جی، نو زما تاسو نه دا ریکویسټ دے څه پیپرز ما داخل کړی وو د بجټ نه مخکښې چې مونږ سره هغې کښې څه دغه اوکړئ جی۔ عنایت صاحب! ایم سی تور ډهیر په دغه کښې چې هیڅ قسم ګرانټ دوئ نه دے ورکړے په وروستو دوه کالو کښې او داسې ایم سیز شته چې هغوی له ګرانټونه ورکړی

شوی دی او مسائل شته، زه ستاسو توجه غواړم چې لږ غونډې مونږ پله توجه اوکړئ او مونږ سره د یکبنې څه مسائل دی، هغه راته Address کړئ جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ د طرف نه یو د پی ایف سی فنډز وی او یو دا Octroi او ضلع ټیکس مد کبنې چې کوم فنډ دے، هغه ځی او یو د هغې ایم سیز او د متعلقه ډسترکټ کونسلز خپل ریونیو ځی۔ دا درې څیزونه خو داسې دی چې دا Regularly ځی او د دې Octroi او ضلع ټیکس گرانټ لاندې چې کوم فنډ ځی، د هغې هم د ډسترې بیوشن خپله فارمولا ده او د پی ایف سی لاندې چې کوم ځی نو هغه هم د یو فارمولې تحت ځی چې هغه 2011 والا فارمولا اوسه پورې مسلسل چلیږی ځکه پی ایف سی کمپلیټ نه دے او Weak TMAs ته هم یو گرانټ ملاؤ شوے دے، Weak TMAs چې کوم خپل سیلریز نشی ورکولې، هغوی ته د سیلریز د پاره گرانټس ملاؤ شوی دی۔ Unfortunately زمونږ په دې وخت کبنې تیر شوی کال او سخکال زمونږ گرانټس نه دی لا ریلیز شوی، ملاؤ شوی نه دی او د هغې Reason دا دے چې زمونږ فنانس کبنې پچاس کروړ روپئ تیر شوی کال او پچاس کروړ روپئ د دې کال، دا زمونږ پاتې دی، هغه اوس زمونږ او د فنانس مینځ کبنې په حساب کتاب باندې لږ شانتې اختلاف وو، هغوی Figures reconcile کول غوښتل، هغوی Quarries کړی وو او هغه فگرز اوس مونږ Finally consolidate مو کړل او Reconcile مو کړل نو زه په هغې کبنې چې Weak TMAs دغه دی، هغوی ته ان شاء اللہ تعالیٰ گرانټ ځی او زه به د دوئ دا Specially هغې کبنې چیک کړم، که نه وه نو ان شاء اللہ دا به پکبنې شامل کړو۔

جناب سپیکر: جی کریم خان، کوئسچن نمبر 1935۔

* 1935 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع کو ترقیاتی، ایم اینڈ آر اور Rehabilitation funds دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013 میں صوبے کے ہر حلقے کو دیا گیا ایم اینڈ آر فنڈ، نئی سکیمیں اور Rehabilitation funds کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں صوبے کے ہر حلقے کو دیئے گئے ایم اینڈ آر، نئی سکیمیں اور Rehabilitation funds کی حلقہ وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بس ما شاہ فرمان خان تہ اوکتل، تاسو باندې خو نن جی دومرہ دغہ وشو چې بس زما زړہ نہ غواړی خو دا ے ډی پی 215، د ټولو خیال ساتلے شوے دے سوائے زما نہ، Basically جی پہ ایم اینډ آر باندې بہ، مونږ سرہ داسې یونین کونسلز دی چې کوم پائپونہ، هغې کښې ستاسو گناہ نشتہ چې کوم پائیپونہ وروستو وخت کښې اچولې شوی دی نو Subgrade پائپونہ اچولې شوی دی، هغہ ټول leak دی او د څښکلو د پارہ ډیر، لکہ هغہ د څښکلو نہ دی خو بس اوس مجبوری دہ چې کوم خلق، بل دا دہ داسې جهانگیرے زہ بہ اووایم چې هغې باندې سیلاب تیر شوے وو جی، د هغې د وجې نہ هلتہ ډیر پی وی سی هم استعمال شوې وہ، هغہ پی وی سی پائپونہ تقریباً ټول ختم دی نو د ایم اینډ آر پہ دغہ کښې چې څہ مهربانی کیدے شی نو چې Practically وی جی۔ ډیرہ مهربانی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میرا ایک سپلیمنٹری سوال ہے، اگر اجازت دیں؟

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ سوال بڑا اہم سوال ہے جس میں پوری تفصیل ہے۔ اس صوبے میں جتنی بھی Rehabilitation M&R funds میں ہمیں ملتی ہے لیکن کوہستان میں صرف ایک میرا حلقہ رہتا ہے، PK-63 میں اس مد میں سکیم کوئی بھی شامل نہیں کی گئی حالانکہ اربن ایریگیشن چینل جو ہے میرا بہت پرانا منصوبہ ہے، بہت بڑا منصوبہ ہے اور اس میں یہ ایم اینڈ آر فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے وہ چینل بند ہے،

تو ایک میرے حلقے میں، صرف میرا حلقہ رہنے کی کیا وجوہات ہیں، یہ میرے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ سوال ہے میرا۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

وزیر آبنوشی: میډم پکښې څه وائی؟

جناب سپیکر: اس پہ ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، بہر حال آپ کا اگر اس کے ساتھ Related کوئی کوسچن ہے تو بتا دیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: بس صرف ورسره شاملوم، صوابئی کښې خو دوئ صرف 31 له ورکړې، کریم خان دا خپل اووئیل خو صوابئی کښې خو ستاسو حلقه 35 هغه هم په دې ځائې کښې نه ده شامل، صرف 31 له ورکړے شوی دی، دا پینځه حلقې پکښې نه دی شامل شوې نو هغې باندې د لږ غور اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! دا ظلم د ولې کړے دے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): بنه ټهیک۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! دې باندې زه هم یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: دې باندې ډیبیټ خو نشی کیدے کنه، پلیز۔

جناب بخت بیدار: نه ډیبیټ خو نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بخت بیدار خان۔ تا نه یریږی هم بخت بیدار صاحب! (قہقہہ)

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! زه دا وایم چې دا دیر لوئر اوګوره او د انصاف نه کار واخله چې تا څه فیصله اوکړه، ما ته منظور ده۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ Rehabilitationاور ایم اینڈ آر کو یہ Almost its functionایک ہی ہے، ایک ایم اینڈ آر کا فنڈ علیحدہ ہوتا ہے اور اس کو Rehabilitation کیلئے 2013-14 میں علیحدہ فنڈ رکھا گیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر کہیں سکیم ہے اور وہ فنکشنل نہیں ہے تو یہ زیادتی ہے اور کہیں اگر تھوڑی سی غلطی اگر As a Minister میرے ساتھ ہوگئی تو مسلسل پچھلے سولہ مہینے سے One way or the other ایک ہی ڈائریکشن میں میرے اوپر اعتراضات ہو رہے ہیں۔ میں بالکل ان کے Concerns کو Accept کرتا ہوں، جتنا میرے سے ہو سکتا ہے، میں ایڈریس کروں گا، یہ آپ کے ساتھ Commitment ہے ان شاءاللہ اور میں نے یہ لاسٹ ٹائم میں کہا تھا کہ جو لوگ اے ڈی پی کے اندر اگر کسی کو وہ Attention نہیں ملی تھی تو اس دفعہ میری Commitment ہے، I stand by that ان شاءاللہ، اللہ کے حکم سے۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔ کوسچن نمبر 1936، کریم خان۔

* 1936 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2012-13 اور 2013-14 میں کریش پروگرام کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مالی سال 2012-13 اور 2013-14 کیلئے مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر نگرانی مالی سال 2012-13 اور 2013-14 میں کریش پروگرام کے تحت جن سڑکوں کی تعمیر اور بحالی کے منصوبے مکمل کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل بمعہ لاگت درج ذیل ہے:

سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن مردان:

نمبر شمار	حلقہ نمبر	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2012-13	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2013-14

1	PK-27	4.336 ملین	---
2	PK-27	8.008 ملین	---
3	PK-27	6.011 ملین	---
4	PK-27	7.740 ملین	---
5	PK-27	3.905 ملین	---
6	PK-27	12.047 ملین	---
7	PK-24	25.473 ملین	---
8	PK-24	13.285 ملین	---
9	PK-28	25.075 ملین	---
10	PK-28	02.538 ملین	---
11	PK-28	21.895 ملین	---
12	PK-28	30.283 ملین	---
13	PK-28	9.492 ملین	---
14	PK-28	11.586 ملین	---

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ملاکنڈ:

نمبر شمار	حلقہ نمبر	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2012013	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2013-14
1	PK-98	20,000 ملین	---
2	PK-99	90,000 ملین	---

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن شانگلہ:

نمبر شمار	حلقہ نمبر	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2012-13	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2013-14
1	PK-87	6.575 ملین	---
2	PK-88	5.925 ملین	---

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن دیر اپر:

نمبر شمار	حلقہ نمبر	مختص خرچ شدہ فنڈ 2012-13	مختص/خرچ شدہ فنڈ 2013-14
1	PK-91	16.412 ملین	10.328 ملین
2	PK-92	6.447 ملین	7.671 ملین
3	PK-93	7.236 ملین	9.203 ملین

سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خان:

1۔ مالی سال 2012-13 میں 3.600 ملین روپے ایمرجنسی بحالی ڈیرہ دریا خان اور متعلق Retaining works کیلئے کریش پروگرام کے تحت فنڈز جاری ہوئے۔ یہ پل حلقہ PK-65 میں ہے۔

2۔ مالی سال 2012-13 میں 7.200 ملین روپے ایمرجنسی بحالی پنیالہ برج اور سڑک کیلئے فنڈز جاری ہوئے۔ یہ پل حلقہ PK-68 میں ہے۔ مالی سال 2013-14 میں کوئی فنڈز جاری نہیں ہوئے۔

سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن بنوں:

مالی سال 2012-13 میں کریش پروگرام کی مد میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن بنوں کیلئے مبلغ 70.166 ملین روپے حلقہ PK-71 کیلئے مختص کئے گئے تھے، مالی سال 2013-14 میں 26.00 ملین روپے حلقہ PK-71 کیلئے مختص کئے گئے تھے۔

سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن پشاور:

مالی سال 2012-13 میں کریش پروگرام کی مد میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے پشاور برائے حلقہ PK-1 کیلئے 20.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

“Improvement and Widening of Phando Urmar Road linking to Baghbanan old GTS Workshop Peshawar” تاہم مالی سال 2013-14 میں کریش پروگرام کے تحت کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا تھا۔

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن چارسدہ:

مالی سال 13-2012 میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن چارسدہ میں مختلف سڑکوں کی کنسٹرکشن اور بحالی کیلئے کریش پروگرام کے تحت 41.50 ملین روپے دیئے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ خنجرے روڈ حلقہ PK-20، 6.651 ملین روپے۔

2۔ بہرام ڈھیری اینڈ غزن کلے روڈ حلقہ PK-20، 4.849 ملین روپے۔

3۔ مرمت بحالی از یاغی بند چوک تا حاجی فرمان ہاؤس ایک کلومیٹر حلقہ PK-21، 7.00 ملین روپے۔

4۔ بحالی اور ری کنسٹرکشن آف روڈز گاؤں جانو گے تا گڑھی کالج تنگی (2.5km) روڈ 23.0 ملین روپے۔

تاہم مالی سال 14-2013 میں کریش پروگرام کے تحت کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا۔

سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ہنگو:

سال 13-2012 میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ہائی وے ڈویژن ہنگو کیلئے برائے حلقہ PK-42 مبلغ پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے، مالی سال 14-2013 میں ضلع ہنگو کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں ہوا۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ما پرون په ګپ شپ کښې منسټر صاحب ته یو خبره یاده کړه چې جهانګیری کښې سیلاب تیر شوې وو، د جهانګیری پل د پاسه اوبه تیرې شوې وې نو ما وئیل چې د پل لیول کښې ځومره ایریا ده، هغه ټوله Most affected area ده او د سیلاب په دغه کښې تر اوسه پورې فنډونه روان دی نورو علاقو له خو زما د جهانګیری یونین کونسل چې دے صرف او صرف 52 لاکه روپۍ غالباً چې هغې له هغه وخت ورکړې شوې دی او ویران پروت دے چې کوم د اوبو لاندې دے۔ نو ما ته صاحب اووئیل، تاسو د ایکیسئن نه تپوس اوکړئ چې هغه سره څه فنډ شته په سیلاب کښې؟ نو دا کوئسچن زما چې دے دا د هغه فنډ دے چې کوم دوئ سره پروت وی او ډیر په صیغه راز کښې پروت وی، نو دا ما د هغې ډیټیل غوښتے وو نو اوګورئ جی چې 14-2013 کښې د دې فنډ نه 91 حلقې له، 92 حلقې له، 93 حلقې له، بیا PK-71 له 26 لاکه، هم دغه رنګې د صوابی یونیورسټی چې کومه لاره ده په امبار کلی کښې خصوصاً، اوس تقریباً زما خیال دے چې ځلور میاشتې یا درې میاشتې کیږی او ډیر سخت باران شوے وو او هغه روډ ئے بالکل ختم کړے دے، نو منسټر صاحب ته مې دا درخواست دے چې په دې کریش پروګرام

کښې لږ غونډې مونږ پله هم دهيان اوکړه او د دې سټينډنګ غونډې آرډر د جهانګيرى او د دې امبار د پاره پليز دې د پاره ورکړئ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر! عبدالکریم خان نے یہ کریش پروگرام کے بارے میں سوال کیا تھا، یہ پچھلے چند سالوں میں کریش پروگرام جناب سپیکر! ہمارے روڈز کے ایم اینڈ آر فنڈ میں سے فنڈ نکال کر شروع کیا گیا تھا، Emergent nature کے کاموں کیلئے جس میں لینڈ سلائیڈز ہیں، فلڈز ہیں۔ ابھی جناب سپیکر! ہمارے اپنے روڈز کی حالت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ اس سال اس کریش پروگرام کو ختم کر دیا گیا اور آپ دیکھیں گے کہ اس سال ایم اینڈ آر کے جو فنڈز ہیں، وہ پچھلے سال سے ہم نے روڈز کی مد میں ڈبل کر دیئے ہیں تو ان شاء اللہ عبدالکریم خان! آپ کا جہانگیرہ میں کوئی پرابلم ہے، ان شاء اللہ ایم اینڈ آر سے میں آپ کو ان شاء اللہ، ہم ٹھیک کرا کے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی کریم خان

جناب عبدالکریم: سر! جہانگیرہ اور صوابی یونیورسٹی آپ یقین جانیں کہ پچھلے دنوں میں وہاں آپ کے اور ہمارے لیڈر عمران خان صاحب آئے تھے تو وہ بھی وہاں پانی سے گزر کے گئے ہیں اور صوابی یونیورسٹی کا Entrance کا وہ راستہ ہے تو جہانگیرہ صرف نہیں ہے، یہ دو جگہیں بہت زیادہ خراب ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی ان شاء اللہ یہ آپ سے Commitment ہے، یہ دونوں جو پوائنٹس ہیں، میں ان شاء اللہ وزٹ بھی کروں گا، ساتھ بھی جائیں گے اور اس کو ٹھیک کرا کے دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: تھینک یو۔

جناب سپیکر: او کے شکریہ۔ کوئسچن نمبر 1937، سید جعفر شاہ صاحب۔

* 1937 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر کوہستان اور سوات کوہستان کے درمیان براستہ اتروڑ تھل لاموتی رابطہ سڑک موجود ہے جس کی کشادگی اور پختگی کیلئے گزشتہ دور میں رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑک کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے، نیز محکمہ کا آئندہ کیلئے اس سڑک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کیا منصوبہ بندی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دیر کوہستان اور سوات کوہستان کے درمیان براستہ اتروڑ باڈ گوئی اور تھل لاموتی رابطہ سڑک موجود ہے، یہ دو حصوں یعنی سوات اور اپر دیر کوہستان کو ملاتی ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 36 کلو میٹر ہے جس میں 18 کلو میٹر ضلع سوات میں اور 18 کلو میٹر ضلع اپر دیر میں گزرتی ہے۔ یہ ایک شنگل ٹریک ہے جو کہ دشوار گزار پہاڑی مگر خوبصورت علاقوں سے گزرتی ہے۔

ضلع سوات کی حدود میں اس رابطہ سڑک کی کشادگی اور پختگی کیلئے گزشتہ دور حکومت میں کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے ہیں۔ اتروڑ سے آگے مقامی آبادی اپنی مدد آپ کے تحت سڑک کی مرمت کرتی ہے اور زیادہ تر سوات کی حدود میں یہ سڑک مقامی آبادی کی نقل و حمل میں استعمال ہوتی ہے۔

ضلع دیر بالا کی حدود میں مذکورہ شنگل روڈ کی لمبائی 18 کلو میٹر ہے جس پر 05-2004 میں کشادگی کیلئے ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا۔ پراجیکٹ کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 57 ملین روپے تھا جو کہ جون 2011 میں 44.5 ملین روپے کی لاگت سے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے۔ کلو میٹر ایک تا کلو میٹر 18 دیر کوہستان میں تھل سے باڈ گوئی ٹاپ تک، 18 کلو میٹر سڑک کو 30 فٹ تک کشادہ کیا گیا ہے اور مزید برآں Culverts اور Retaining walls بھی ضروری جگہوں پر تعمیر کئے گئے ہیں جبکہ ضلع سوات اتروڑ سے باڈ گوئی ٹاپ تک 18 کلو میٹر روڈ دشوار گزار ہے۔

(ب) ضلع سوات کی حدود میں 18 کلو میٹر روڈ از اتروڑ تا باڈ گوئی کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے جبکہ 14-2013 میں ضلع اپر دیر میں 18 کلو میٹر سڑک از تھل تا باڈ گوئی ٹاپ کیلئے سالانہ اخراجات کی تفصیل ذیل ہے:

سال	تخمینہ لاگت
سال2004-05	3.200ملین
سال2005-06	11.000ملین
سال2006-07	6.000ملین
سال2007-08	9.138ملین
سال2008-09	3.500ملین
سال2009-10	5.000ملین
سال2010-11	5.655ملین
کل میزان	44.490ملین

آئندہ بجٹ2015-16 میں ضلع سوات کے حصے کو کشادگی کیلئے تجویز کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ Question / Answer خو ڈیر ڈیٹیل باندې را کړے دے ، میں منسٹر صاحب سے یہ Commitment چاہوں گا، انہوں نے کہا کہ 2015-16 کی اے ڈی پی میں ہم یہ اتروڑ سے دیر کوہستان کی 18 کلومیٹر سڑک کیلئے Provision رکھیں گے تو یہ ایشورنس دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب، یہ بڑا Important road ہے اور تقریباً دو ڈسٹرکٹس کو ملاتا ہے۔ جناب سپیکر! روڈز کی جب Feasibility بناتے ہیں تو میرے خیال میں اس روڈ میں جو پرابلم آیا ہو گا، پہلے بھی وہ ہے آبادی کا کہ اس روڈ پہ آبادی اتنی زیادہ نہیں ہے تو شاہ صاحب ان شاءاللہ Proposed ADP میں آپ کو ان شاءاللہ یہ ہم Propose کریں گے اور کوشش بھی کریں گے ان شاء اللہ کہ اس کے اوپر ہم سوات سائڈ پہ آپ کے کچھ کام کرائیں۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو ویری مچ، کوشش نہیں، کرلیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: کریں گے ان شاءاللہ، ضرور۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔
جناب سپیکر: کوسچن نمبر 1938، شیراز خان۔
* 1938 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) مالی سال 09-2008 تا 13-2012 کے دوران حلقہ PK-36 میں ترقیاتی سکیموں کیلئے فنڈ مختص کیا گیا تھا؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منظور شدہ فنڈ سکیم وائز اور ویلج وائز کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟
جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔
(ب) ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات سکیم وائز، ایریا وائز بمعہ تخمینہ لاگت پر اگریس کے لف ہیں۔
جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ مالی 09-2008 تا 13-2012 کے دوران حلقہ PK-36 میں ترقیاتی سکیموں کیلئے فنڈ مختص کیا گیا تھا؟ جس کا جواب "جی ہاں" میں آیا ہے۔ (ب) میں اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منظور شدہ فنڈ سکیم وائز اور ویلج وائز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ دیکھیں سپیکر صاحب، "ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات سکیم وائز، ایریا وائز بمعہ تخمینہ لاگت پر اگریس کے لف ہیں"۔ دیکبنې دا تا سو دويم نمبر صفحه کبنې او ګورئ جی، زما علاقه چې کومه ده، دیکبنې دې یونین کونسل کبنې دوئ دغه ورکړے دے خو دوئ باقاعده ویلج وائز یا دغه نه دے ورکړے، صرف یونین کونسل ګهبا سنئ چې کوم ده، هغه پوره پهاړی علاقه ده نو هغه تقریباً دیرش څلویښت کلی دی لکه، سپیکر صاحب هم د دې علاقې نه واقف دے نو یونین کونسل ګهبا سنئ دیرشو څلویښتو کلو باندې مشتمل هم دے، یونین کونسل ګهبا سنی کبنې کوم ځائې کبنې شوے دے۔ دغه شان یویین کونسل کاف ګنی، د هغې هم تفصیل لکه نه دے ورکړے چې یونین کونسل کاف ګنی، یو سی کاف ګنی کبنې لکه کلے دغه نه دے ورکړے چې یره دا کوم ځائې کبنې کار شوے دے۔ دغه شان یونین کونسل ګنی چهترا، نو ما دیکبنې دا تفصیل غوښتے وو چې لکه باقاعده د کلو، کوم ځائې کبنې دا کارونه شوی دی، د هغې د ما له تفصیل راکړے شي۔ بل دیکبنې یو

اهمه مسئله چې کومه ده سپیکر صاحب، په ټوپي ایم سی کښې هغه وخت کښې یوسی ایسټ او ویسټ وو، په هغې کښې درې څلور ټیوب ویله شوی دی او هغه تر نن ورځې پورې لکه د هغې پکښې څه ذکر نشته چې یره آیا دا چا کړی دی لکه؟ خو هغه وخت کښې د ټی ایم اے د صوابئ په دغه کښې شوی دی نو د هغې ذکر پکښې نشته دے څکه دیکښې زما 'مین' مقصد دا وو چې آیا د دې وضاحت به پکښې کیږی که نه کیږی؟ زه د منسټر صاحب نه د دې وضاحت غواړم چې ایم سی ټوپي کښې چې هغه وخت کښې یوسی ایسټ او ویسټ وو، هغې کښې چې کوم UNDP د ټی ایم اے صوابئ په دغه باندې کوم واټر سپلائی سکیمونه کوم شوی دی، د هغې څه پوزیشن دے؟ د هغې د ما ته وضاحت اوکړے شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ هم دغه رنګې په ایم سی تور ډهیر کښې سر! دوه ټیوب ویله، ټینکئ هم دغه رنګې څنګه چې شیراز خان وائی دغه پراجیکټ کښې هغه وخت شوی دی او تقریباً دوه کاله اوشو چې کمپلیټ دی او هیڅ قسم دغه ئے نشته سر، دا هم ستاسو نوټس کښې راولم۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! یو خو دا ټیوب ویل والا خبره چې ده اوکړه نو دا به لږ کتل غواړی، د هغې وجه دا ده چې Overlapping کیږی په محکمو کښې نو د Drinking Water Supply Schemes چې دی، دا لوکل ګورنمنټ هم کوی او پبلک هیلتھ انجینئرنګ ئے هم کوی، نو یا د چیف منسټر صاحب د طرف نه چرته سپیشل ډائریکټیو ایشو شی یا د هغې مختلف فنډز دی، د هغې لاندې هم ایم پی ایز صاحبان ورکوی، نو دا به اوس پته لګول غواړی چې یره دا سکیم د چا سکیم دے؟ لکه دا خو د لوکل ګورنمنټ کوم سکیمونه شوی دی ډیویلپمنټل نو د هغې تفصیل دوئ ورکړے دے۔ دا یونین کونسلې ستاسو ما صحیح وانۀ ورېدلې، ستاسو آواز سم نه راتلو چې ستا کومې یونین کونسلې دی۔

جناب سپیکر: شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: گنی چھترا ، گنی چھترا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Basically عنایت خان! دا وائی چې گهبا سنئی یونین کونسل او گنی چھترا یونین کونسل، دا مطلب دیکښې تیس تیس چالیس چالیس واړه واړه کلی دی، ډیر غټ دغه دی۔

سینئر وزیر (بلدیات): او سر! دے دا وائی چې گنې لکه دیکښې ویلج ذکر نه دے شوے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکښې هم لکه مونږ او تاسو لکه Elected representatives یو، بعضې وخت کښې ممبران د خپل Convenience د پاره بعضې وخت کښې په نیک نیتئ او بعضې وخت په بل نیت باندې سکیمونه اوپن پریږدی، نو زما خیال داسې دے چې دا خو د 2008 نه واخله 13 پورې، دا د هغه پیریډ سکیمونه دی، که دے پکښې Further investigation کوی، ما ته پرې څه اعتراض هم نشته دے خو اوپن ئے، دا سکیمونه ئے اوپن پریښودې لکه دا چې ایم پی اے صاحب څنگه سکیم ورکړے وی نو ډیپارټمنټ ئے هم هغه Implement کوی چې کوم ویلج وائز دی او د ویلج نوم پکښې شته، نو هلته ویلج لیکلے شوے دے چې کوم ئے د ویلج په نوم نه دے ورکړے، اوپن ئے پریښودے د یونین کونسل په نوم ئے ورکړے دے نو دا ده چې کوم اوویل نو دا ئے د یونین کونسل په نوم باندې ورکړی دی، د ویلج ذکر پکښې نشته دے۔

جناب سپیکر: جی شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: سپیکر صاحب! زه دا عرض کوم چې لکه ویلج نه وی ورکړی هغه خو څنگه سپیکر صاحب تاسو ته اوویل ځکه چې دوئ هغه حلقې سره Related دی نو هلته کښې لکه بیس تیس، تیس چالیس کلی دی په یو یو یونین کونسل کښې نو دا یو وضاحت ضروری پکار وو، ستاسو د خبرې سره زما اتفاق دے چې لکه دا ډهوک بوک پکښې هم شوی دی، کوم واضحه خبره چې ده لکه، نو د دې

صرف دغه دغه دے چې کوم شے دغه وی چې هغه مونږ میدان ته کړو، رنړا ته کړو چې آیا دا شے هسې په کاغذ کبنې شوے دے چې د دغې مونږ معلومات اوکړو۔ بل کوم خبره تاسو سوچ کوئ چې ټیوب ویل، سر! دې باندې کم از کم زما په نوټس کبنې خو دومره نه دی، دا کوم څلور ټیوب ویله چې زه تاسو ته وایم چې ټوپی ایم سی کبنې شوی دی، یوسی ایسټ او ویسټ په هغې کبنې تقریباً دا د آټھ کروړ دی یا د باره کروړ سکیم دے ، لکه تقریباً یو یو دغه باندې تین تین، ډهائی ډهائی کروړ روپئ لکه لګیدلې دی او دا کړی چې کوم دی نو هغه د یو این ډی پی فنډ کبنې ټی ایم اے صوابئ کړی دی، لکه هغه دغه شان دغه شوی دی نو یو خو هغوی دغه شان حواله کول، خو ما خپل لکه د ټوپئ ایم سی چې کوم سی ایم او دے ، دا هغه ته ئے Handover کول خو ما ورته اووئیل چې ته به دا نه اخلې ځکه چې زمونږ، مثال په طور خپل ته د سټریټ لائټس بل نشې ورکولې، دا ته څنګه ئے لکه اخلې خو هغه نیمګړی لکه هغوی سره ئے دغه کول خو لکه ما نه دی دغه کړی۔ زه وایم چې د دې د هم وضاحت اوشی چې آیا دا چا جوړ کړی دی، دا د چا په فنډ کبنې شوی دی؟ او چې شوی دی نو مطلب دے چې دا به منسوخ کول به غواړی۔

جناب سپیکر: شیراز خان! دې باندې Basically proper inquiry غواړی، دا سې ده کنه جی Proper inquiry چې په دې باندې وشی۔

جناب محمد شیراز: اؤ جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): تاسو سره مې اتفاق دے ، شیراز خان!۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: جی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دا خو د یونین کونسل په نوم باندې دی خو زمونږ دیر بالا کبنې د پاک پی ډبلیو ډی د طرف نه سکیم ورکړے شوے دے "Drinking Water Supply Scheme Dir Upper" او د دې هیډ د لاندې د کروړونو روپو د پلاسټک پائپ تقسیم شوے دے او On ground دا پته نشته چې کوم ځائې کبنې دے ؟ PCC Road Dir Upper دا خو د یونین کونسل پورې ئے محدود کړے دے ، بیا ئے هم لا یو لیول ته راوستے دے۔ بل زه تاسو سره اتفاق کوم چې دا

Secretary ، کول پکار دی، Thrash out کول پکار دی، Further investigate
Local Council Board is around، زه هغه ته انسټرکشنز ورکوم چې عبدالکریم خان چې کومه خبره اوکړه، ستاسو د ټیوب ویل والا او ورسره چې تاسو کوم یونین کونسلو کښې سکیم ویلج نوم نه دے لیکلے شوے او یونین کونسل نوم لیکلے شوے دے ، هلته د Further investigate کړی، On ground د اوګوری چې دا سکیم په کوم ځائې کښې شوے دے ؟ Secretary Local Council Board is instructed، مطلب ان دونوں کے ساتھ وہ رابطہ کریں اور ان کو سنیں اور اس کے بعد Proper inquiry کریں۔

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے جی، Proper inquiry به اوشی، انوسټی ګیشن به اوشی د هغې، ټهیک شو۔ کوئسچن نمبر 1966 ، شیراز خان۔

* 1966 _ جناب محمد شیراز: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 میں محکمہ نے ضلع صوابی کیلئے مختلف سیکموں کیلئے فنڈ مختص کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں آبنوشی کیلئے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع صوابی میں آبنوشی کیلئے مختص شدہ فنڈ حلقہ وائز درج ذیل ہے:

نمبر شمار	حلقہ	مختص شدہ فنڈ
1	PK-31	72.50 ملین روپے
2	PK-32	130.00 ملین روپے
3	PK-33	136.00 ملین روپے
4	PK-34	10.00 ملین روپے
5	PK-35	100.00 ملین روپے

6	PK-36	10.00ملین روپے
7	ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ خاتون بی بی (مخصوص نشست)	10.00ملین روپے
8	ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ عائشہ نعیم خان (مخصوص نشست)	20.00ملین روپے

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔"آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 میں محکمہ نے ضلع صوابی کیلئے مختلف سکیموں کیلئے فنڈ مختص کیا ہے؟"، "جی ہاں"۔(ب) کښې وائی چې "اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں آبنوشی کیلئے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟"، نو سپیکر صاحب! دا صفحه باندې د دې تفصیل لکه مخامخ پروت هم دے نو دا خو هیڅ هم نه دے خو ما نن دغه دغه کښې چې کوم دے ، دې اخری صفحو کښې مو چې او کتل نو د اے ډی پی 215، 16 او 17، نو هغه ځائې کښې حساب کوې نو لکه دا سې حلقې هم شته چې هلته کښې ډهائی سو او تین سو لکه مطلب دے ملین لکه په یو حلقه کښې دغه شوے دے نو زه صرف دا سوال کول غواړم او د دې هاؤس په وساطت باندې تپوس کوم چې آیا دا په کوم نهج باندې دا تقسیم شوے دے؟ سپیکر صاحب! چې که هغه د پسماندګۍ په حساب وی نو تا ته پته ده چې صوابئ ضلع کښې د ټولو نه پسمانده حلقه ده نو هغه زما ده خو اخر دا انصاف چې کوم دے دا به مونږ سره کله به انصاف کیږی ځکه چې دا د انصاف حکومت دے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): ایک تو جناب سپیکر! مجھے لگ رہا ہے کہ Statistical detail جو دی گئی ہے، تھوڑی سی مجھے اس میں غلطی نظر آتی ہے کہ اپوزیشن ممبران کو، جن بھائیوں کو پیسے ملے تھے، اس میں سے 10 ملین شیراز صاحب کو اس میں Extra ملے تھے، یہاں Mention نہیں ہیں، باقیوں کو ایک ایک کروڑ ملے تھے، شیراز صاحب کو دو کروڑ ملے تھے، تو مجھے اس فگر کے اوپر بھی شک ہے کہ چونکہ ایک غلطی تو مجھے نظر آئی ہے، باقی میں چیک کرونگا کہ اس کے اندر کیا غلطی ہے لیکن اس دفعہ کم از کم وہ جو Last year ایک کروڑ روپے تھے، وہ اس دفعہ ایک کی بجائے دو کروڑ اپوزیشن کو اور میں مشکور ہوں کیونکہ وہ یا میں بھول جاتا ہوں یا میری عادت ہے، چیف منسٹر صاحب سے پوچھے بغیر میں نے دو دو کروڑ اپوزیشن کے، اس کے

علاوہ یہ جو شیراز صاحب نے بات کی ہے، Need based ہونا چاہیئے اور میں پھر سے اپنا Commitment دہراتاہوں کہ اگر کہیں جو کمی ہے تو میں یہ Commitment پھر سے دہراتاہوں کہ Need based ہو، جہاں پر ضرورت ہواس کیلئے پیسے پڑے ہوئے ہیں، تھوڑی بہت اس کے اوپر بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے، ضروری نہیں ہے کہ ہم ادھر بیٹھ کراس کے اوپر ڈیبیٹ کریں۔ میری خواہش ہے کہ سب کو Equal share ملے، ویسے اگر جناب سپیکر! 14-13 میں اگرایک کروڑاور چار کا تھا، اگرابھی دو اور چار کا ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ Next equal ہونگے، اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبر کا Equal share ہوگا اور جناب سپیکر! بڑے معذرت کے ساتھ یہ آپ سے کہہ نہیں سکتے کیونکہ You are custodian of the House، وہ آپ کے حلقے میں جو 100 ہے، اس کے اوپر اس کو بہت اعتراض ہے، دو چار دفعہ اس نے مجھے کہاہے کہ سپیکر کا وہ ہے،۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> هغه دغه وائی کنه، وہ کہتے ہیں نا، هغه په پښتو کښې وائی کنه چې "اوبه په کمزوری ځائې ماتیږی"۔ (قہقہے) نو دوئ ته د ټولو نه کمزورے زه ښکاره شوم نو زما حواله ئے ورکړه۔

<u>جناب محمد شیراز:</u> سر! زما، سپیکر صاحب! زما اعتراض هم په تاسو باندې دے ځکه چې ستا میدانی علاقه ده، ستا په علاقه باندې دومره ضرورت نشته دے، شاه فرمان ته مې وئیلی وو هم دغه بالکل۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی نلوٹھاصاحب! نلوٹھاصاحب بات کریں۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> یہ جو اعداد و شمار بتائے گئے ہیں، اس میں میں سمجھتاہوں کہ محکمہ والوں نے کوئی غلطی سے لکھ دیاہے تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اگر یہ اعداد و شمار محکمہ والوں نے غلطی سے لکھے ہیں تو منسٹر صاحب کی ذمہ داری تھی، اس کو کمیٹی میں سر! بھیجا جائے تاکہ یہ اعداد و شمار ٹھیک ہو جائیں، اگر یہ غلط لکھے ہوئے ہیں اور اگر یہ ٹھیک لکھے ہوئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب! یہ تحریک انصاف کا یہی انصاف ہے

سر؟ یہ بڑے دکھ کی اور افسوس کی بات ہے کہ ایک ضلع کے اندر یہ اتنا امتیازی سلوک، فیمیل کو 20 ملین اور میل کو اگر 10 ملین ملے ہیں تو یہ بڑی ناانصافی کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر آبنوشی: یہ Statistical detail ہے اور ہم ان شاءاللہ اس کو ٹھیک کر دینگے نلوٹھا صاحب! آپ فکر نہ کریں، یہ اتنی بڑی غلطی نہیں ہے، یہ ہم کر سکتے ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: صحیح ہے، اوکے۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، یہ دیکھیں ہمارے پاس صرف دس منٹ ہیں، جنہوں نے محنت کی ہے، مجھے ان کو بھی موقع دینا ہے نا جی۔ وہ بخت بیدار صاحب کا کوئسچن پھر رہ جائے گا، وہ پھر لڑے گا۔

جناب عسکر پرویز: میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ شیراز صاحب کا Next ہے، کوئسچن نمبر 1967۔

* 1967 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 09-2008 تا 13-2012 کے دوران حلقہ PK-36 میں واٹر سپلائی سکیموں کیلئے فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منظور شدہ فنڈ سکیم وائز اور ویلج وائز فراہم کیا جائے، آیا یہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) ہاں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

سال 10-2009

نمبر شمار	نام سکیم	نام گاؤں	لاگت	کیفیت
01	واٹر سپلائی سکیم باجا	باجا	5.700 ملین	مکمل ہوا ہے

02	واٹر سپلائی سکیم کیارا	ٹوپی	3.784ملین	مکمل ہوا ہے
03	واٹر سپلائی سکیم مٹونہ	ٹوپی	5.104ملین	مکمل ہوا ہے
04	واٹر سپلائی سکیم چینئ دیول	چینئ گدون	5.450ملین	مکمل ہوا ہے

سال11-2010

نمبر شمار	نام سکیم	نام گاؤں	لاگت	کیفیت
01	واٹر سپلائی سکیم گلہ	گلہ	ندارد	واپڈا سے لیا گیا
02	واٹر سپلائی سکیم سیرے	جھنڈہ	9.243ملین	مکمل ہوا ہے
03	واٹر سپلائی سکیم ملک آباد	ملک آباد	12.700ملین	مکمل ہوا ہے

سال13-2012

نمبر شمار	نام سکیم	نام گاؤں	لاگت	کیفیت
01	واٹر سپلائی سکیم ڈاگئ (گدون)	ڈاگئ	6.500ملین	مکمل ہوا ہے
02	واٹر سپلائی سکیم پنجمند	پنجمند	21.204ملین	مکمل ہوا ہے

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا سوال ہے "کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ مالی سال 09-2008 تا 13-2012 کے دوران حلقہ PK-36 میں واٹر سپلائی سکیموں کیلئے فنڈ مختص کیا گیا تھا؟"، "جی ہاں"۔(ب) میں ہے "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو منظور شدہ فنڈ سکیم وائز اور ویلج وائز فراہم کیا جائے، آیا یہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں؟"۔ جناب سپیکر، دلته مخې ته چې کوم تفصیل دوئ لکه ورکړے دے نو دیکښې باجا دے، کیارا دے، واټر سپلائی سکیم مټونه، ټوپی، چنئ ګدون، دا تاسو چې اوګورئ نو دا د 10-2009 سکیمونه دی او تر دې وخته پورې دا سکیمونو فنکشنل نه دی، یو ځومره د افسوس مقام دے چې یو واټر سپلائی سکیم باندې باره باره، پینځه پینځه کاله او شپږ شپږ کاله لګی نو زما لکه مخکښې هم دې هاؤس کښې ما ریکویسټ کړے وو چې یو پرائمری سکول جوړیږی نو د هغې د پاره هم لکه مطلب مې دا دے تاسو ټائم پیریډ ورکړئ، یو ټیوب ویل جوړیږی، د هغې د پاره هم تاسو ټائم فریم ورکړئ

چې دومره ټائم کېښې به دا تیاریږي، نو چې کله هلته نه تیار شي، څنګه اوس پرون زه د دوئ ډېر زیات قدر کوم چې وزیر تعلیم صاحب پرون یو دغه اوکړو چې کله یو سکیم باندې کار شروع وي، سکول 75% کار اوشي نو د هغې چې کوم پوسټونو د پاره دغه، نو زه د دې خبرې ډېر زیات قدر کوم او دا د دې هاؤس د پاره، د علاقې، د هر یو علاقې د پاره دا ډېره د بهترئ خبره ده۔ زه دغه شان منسټر صاحب ته هم دغه سوال کوم چې ستا سو چې کوم واټر سپلائی سکیمز، کوم ټیوب ویل کیږي، کوم دغه کیږي نو چې کله هغه مکمل شي نو پینځه پینځه کاله، درې درې کاله د هغې د هغه پوسټونو او دغه د پاره هم دغه نه راځي۔ بل دیکښې یو اهم نکته ده چې یو واټر سپلائی سکیم په درې کلومیټرو باندې، دوه کلو میټرو کښې لکه لرې وي نو په هغې باندې اوس Sanctioned posts چې کوم دے هغه مخکښې درې وو اوس هغه تاسو یو پوسټ لکه ورکوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ وہ آپ کی بات سمجھ گیا ہے، ٹائم شارٹ ہے تو اور بھی لوگ، شاہ فرمان خان، جی شاہ فرمان خان۔

(شور)

وزیر آبنوشی: جناب سپیکر! یہ جو واٹر سپلائی سکیم کے اوپر پہلے تین، پھر دو، پھر ایک آسامی ہوتی تھی، یہ اس گورنمنٹ نے نہیں کی، اگر یہ اس کی ڈیٹیل میں جائیں تو یہ پہلے سے ایسا ہے اور اگر ہاؤس یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے اندر Inefficiency ہے اور لوگوں کو واٹر سپلائی میں ایک رکاوٹ ہے، اگر دو کی بجائے ایک ہے تو اگر یہ ہاؤس متفقہ فیصلہ کرلے اور ہر سکیم کے اوپر ایک کی بجائے دو کرلے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے You are welcome، اگر یہ ایشو ہے، یہ بھی فیصلہ کریں، اس پر ہاؤس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں یہ کہتے ہیں کہ پانچ پانچ سال سے سکیمیں بنی ہوئی ہیں لیکن اس میں ایمپلائز نہیں ہیں۔

وزیر آبنوشی: جی سر۔ اس کے حوالے سے میں بالکل کم از کم شیراز صاحب، بات ان کی صحیح ہے، اپنے حلقے کی اگر ان کی کوئی ایسی سکیمیں ہیں کہ جن کو ایم اینڈ آر اور Rehabilitation fund کی ضرورت ہے اور فنکشنل کرنے کی ضرورت ہے تو یہ ڈیٹیل لے آئیں اور اس کے ساتھ بیٹھ کر جتنی بھی ضرورت ہو گی،

فنڈنگ اس کو کریں گے کیونکہ اگر سکیم کے اوپر خرچہ ہوا ہے اور فنکشنل نہیں ہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے، پہلے جو Dysfunctional سکیمیں ہیں، ان کو فنکشنل کرنا چاہیئے، وہ سب سے Important ہیں، وہ شیراز صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: شیراز خان! اوکے، ٹھیک ہے جی؟

جناب محمد شیراز: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار، کوسچن نمبر 1939۔

* 1939 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کہ سال 14-2013 دیر لوئر میں محکمہ کے تحت کون کونسی سکیمیں منظور ہوئی ہیں؛

(ب) مذکورہ ضلع میں سکول کی سکیمیں کون کونسے حلقہ میں منظور ہوئی ہیں، نیز اس سال منظور شدہ روڈز اور ان کیلئے مختص شدہ فنڈز کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ ضلع میں ڈونرز کی امداد بالخصوص (JICA) کی امداد سے کونسی سڑکیں اور سکیمیں منظور ہوئی ہیں، نیز ان کیلئے مختص شدہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) سال 14-2013 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر نگرانی ضلع دیر لوئر میں روڈز اور بلڈنگز کی سکیمیں منظور ہوئی ہیں جن کی تفصیلات جز (ب) میں دی گئی ہیں۔

(ب) سال 14-2013 کیلئے اے ڈی پی میں بلڈنگز سیکٹر کی جو سکیمیں شامل کی گئی ہیں، ان کی حلقہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اے ڈی پی سکیم نمبر	حلقہ	سکیم کی تفصیل

خیبر پختونخوا میں 100 عدد پرائمری سکولز (برائے طلباء وطالبات) کو ضرورت کی بنیاد پر قائم کرنا:		12/130334	01
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-94		(i)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-95		(ii)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-96		(iii)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-97		(iv)
خیبر پختونخوا میں 50 عدد پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل تک بڑھانا:		36/130336	02
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-95		(i)
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-96		(ii)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-97		(iii)
خیبر پختونخوا میں 25 ہائی سکولوں کا درجہ ہائر سیکنڈری لیول تک بڑھانا:		40/130340	03
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-94		
خیبر پختونخوا میں 50 مڈل سکولوں کا درجہ ہائی لیول تک بڑھانا:		41/130241	04
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-94		(i)
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-94		(ii)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-95		(iii)
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-95		(iv)
ایک عدد لڑکیوں کا سکول	PK-96		(v)
ایک عدد لڑکوں کا سکول	PK-96		

(vi)		PK-97	ایک عدد لڑکیوں کا سکول
(vii)		PK-97	ایک عدد لڑکوں کا سکول
(viii)			

محکمہ تعلیم کی طرف سے درج بالا سکولوں میں ضلع دیر پائیں کے مختص سکولوں کی نشاندہی ابھی تک نہیں کی گئی ہے۔مالی سال 14-2013 کیلئے اے ڈی پی میں روڈ سیکٹر کی جو سکیمیں شامل کی گئی ہیں، ان کی حلقہ وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اے ڈی پی سکیم نمبر	حلقہ	سکیم کی تفصیل	تخمینہ لاگت
01	345/130669		ضلع دیر پائیں میں روڈز کی کشادگی اور بہتری	
02	346/130670	PK-95	مایار اسمار روڈ کی پختگی اور کشادگی	126.085 ملین
		PK-94	باجوڑ روڈ	14.818 ملین
		PK-95	تنگی بابا تا گجر روڈ	12.416 ملین
		PK-96	لال قلعہ کوٹو روڈ	17.955 ملین
		PK-97	بانڈہ شاہ تا استبنڑ ناوگئی روڈ	11.839 ملین

(ج) Emergency Rural Road Rehabilitation Project (ERRP) کے تحت (JICA) کے تعاون سے دیر لوئر میں درج ذیل سکیمیں منظور ہو چکی ہیں جن پر کام جاری ہے۔امید کی جاتی ہے کہ ساری سکیمیں سال مئی 2015 تک مکمل ہو جائیں گی:

نمبر شمار	نام سڑک	حلقہ	لمبائی	تخمینہ لاگت
01	ملاکنڈ درہ روڈ	PK-94	5.025 کلومیٹر	126.965 ملین
02	رباط درہ روڈ	PK-94	5.00 کلومیٹر	144.513 ملین
03	رسول بانڈہ روڈ	PK-95	6.20 کلومیٹر	240.079 ملین

135.433ملین	5.20کلومیٹر	PK-95	علی شیر شپنوکس روڈ	04

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ سوال نمبر 1939۔ دیکبنې زه د منسټر صاحب نه دا گزارش کوم که روډ سیکټر ته که دے اوگوری چې ښنګه پرون ایری گیشن منسټر صاحب مهربانی اوکړه، نن شاه فرمان پکښې مهربانی اوکړه، نو دے 97 حلقې ته د اوګوری چې دیکبنې دا فارن فنډ چې کوم دے 97 په دیکبنې نشته، ٹھیک ہے،97 نشته او دې بره اے ډی پی سکیم ته چې اوګورې، په هغې کښې97 هغه حلقې ته د اوګوری او بیا د 95، 94، 95او 96 ته اوګورئ چې دیکبنې څومره فرق دے ؟ کتنا فرق ہے؟توآپ سے انصاف کی توقع کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اکبرایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات وتعمیرات: خان صاحب! 14-2013میں میں نہیں تھا،ابھی میں آگیاہوں،ان شاءاللہ آپ کا یہ کچھ نہ کچھ فرق نکالیں گے ان شاءاللہ،ٹھیک ہے نا؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب! ٹھیک ہے؟

مشیر مواصلات وتعمیرات: ٹھیک کریں گے جی،ان شاءاللہ ضرور۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب بخت بیدار: اوکے جی،مہربانی۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! آپ کا ایک کوئسچن لے سکتے ہیں،باقی کیلئے ہم معذرت کریں گے، ٹائم ختم ہے لیکن میں آپ کو،کوئسچن نمبر1940۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا کوئسچن نمبر1968جو ہے،میں اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 1940۔

مولانا مفتی فضل غفور: ان کو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 68،اوکے1968۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ کوئسچن نمبر 1968۔ شاہ فرمان صاحب چلے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں نے اس سوال میں صوبہ بھر میں آبنوشی سکیمز کے حوالے سے جو فنڈز کی ڈسٹری بیوشن ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں کہ شاہ فرمان صاحب اگر چلے گئے ہیں تو میں پینڈنگ رکھتا ہوں، Next اس میں اس کو ڈال لوں گا ان شاءاللہ۔ ٹھیک ہے جی اور 'کوئسچنز آور' ختم ہوتا ہے۔ ابھی ان شاءاللہ تعالیٰ بریک کے بعد باقی، یہ اس کے بعد کر لیں گے ان شاءاللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب زاہد خان درانی صاحب، ایم پی اے 29-10-2014؛ جناب اعظم خان درانی صاحب، ایم پی اے 29-10-2014؛ جناب فریڈرک عظیم صاحب، ایم پی اے 29-10-2014؛ جناب طفیل انجم صاحب، ایم پی اے 29-10-2014۔ منظور ہیں جی۔

اراکین: ہاں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! یو ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: ان شاء الله، هاں اوبه کړو، بالکل به اجازت درکوؤ خو Just دا کارروائی روانه کړو نو دا کوؤ، موقع درکوم درته دغه هم راشی، شوکت هم راشی کنه او۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: دا کوؤ، موقع درکوم درته، دغه هم راشی، شوکت هم راشی کنه او۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: او دا هاؤس هم لږ پوره شی۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، ایم پی اے، آئٹم نمبر 6۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبائی حکومت ایک عرصہ سے نصاب تعلیم میں جس سے آنے والی نسلوں کا مستقبل وابسطہ ہے، تبدیلی کی کوشش کر رہی ہے جس سے علماء کرام اور عوام کے ساتھ ساتھ تمام مذہبی جماعتوں میں ایک تشویش پائی جاتی ہے، لہذا نصاب تعلیم میں ممکنہ تبدیلی پر مزید بحث کرنے کیلئے ایوان میں منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! د نصاب تعلیم متعلق خبره تقریباً یو مودې نه راروانه ده، کله بیان راشی چې نصاب کښې تبدیلئ کیږی-----

جناب سپیکر: اټینشن، پلیز۔ شهرام خان! پلیز تاسو، چونکه اهم ډ سکشن دے، پکار ده چې دیکښې تاسو خپل دغه اوکړئ چې کوم ډ سکشن دے، اوس-----

مفتی سید جانان: او څه مودې بعد بیا بیان راشی چې نه حکومتی پارټئ د ایجوکیشن محکمې هغه تبدیلئ واپس واخستلې چې مونږ تبدیلئ ورکښې نه کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، دغې تحریک التواء نه مخکښې مفتی فضل غفور صاحب دلته یو سوال راوړے وو اسمبلئ کښې چې آیا د دغه حکومت نصاب تعلیم کښې د تبدیلئ څه سوچ شته؟ دلته کښې د اسمبلئ په ریکارډ باندې به دا خبره موجود وی، منسټر صاحب وئیلی وو چې زمونږ هیڅ څه د تبدیلئ پروګرام نشته خو جناب سپیکر صاحب، دلته که زه څنې خبرې اوکړم، زه به بد ولګیږم خو د اسمبلئ د یقین دهانو څه داسې پوره وزن نشته، لکه دلته کښې کوم وزن پکار دے، هغه وزن ورکښې نه وی۔ مونږ ته خبره اوشی چې داسې به نه کیږی، بیا مونږ ګورو هم هغه شانتې کیږی۔ هغه بنیاد باندې دا مسئله جناب سپیکر صاحب! ما بیا راوړې ده۔ پیغمبر ﷺ فرمائی چې دا واړه بچی نه دی، چې کومو خلقو کښې د دغو بچو شفقت نه وی، د مشرانو عزت ورکښې نه وی، رسول ﷺ وائی چې دا زما د امت نه نه دی او دا بچی پیغمبر ﷺ فرمائی چې دا سپین کاغذ دے، که په

سپین کاغذ باندې ښې خبرې لیکې لیکې هم لیکلې شې او که بدې خبرې ورباندې لیکې هم لیکلې شې او جناب سپیکر صاحب، د نن بچی به راتلونکی وختونو کښې دا ستاسو په دغې کرسئ، زما په دغه کرسئ او د بل ممبر په دغه کرسئ به ناست خلق وی، که هغوی ته مونږ داسې تعلیم ورکړو چې د هغوی دغې خاورې سره محبت وی، د هغوی خپل مشرانو سره محبت وی، خپل دین سره ئے محبت وی جناب سپیکر صاحب! هغه خلق چې بیا دلته راشی، بیا به زما او ستا ترجمانی کوی، که چرې هغه خلقو ته زه نن داسې نصاب پړهاؤ کړم، داسې تعلیم ورته ورکړم چې هغه دلته زما په کرسئ ناست وی خو د بل چا ترجمانی کوی، هغه دلته ناست وی خو د بل خلقو، د نورو خلقو ترجمانی کوی، هغه دلته ناست وی زما د خاورې، زما د ملک، زما د صوبې مراعات اخلی او ترجمانی د نورو خلقو کوی، جناب سپیکر صاحب! زما به دا گزارش وی، دا به مې درخواست وی او دا به مې استدعا وی چې تعلیم نه به ټوقې نه جوړوؤ، د یو وخت نه چې مونږ کوم گورو یو گپ شپ شروع دے، یو داسې انداز کښې دا نصاب تعلیم راځی چې د راتلونکی نسلونو د پاره به دا فائده مند نه وی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا گزارش کوم چې دا د کمیټئ ته لاړ شی۔ غالباً غالباً سن 2006 او 07 کښې یا د دې نه لږ مخکښې یوه مسوده جوړه ده، هغه مسودې کښې ئے دا لیکلی دی چې نصاب تعلیم به څوک جوړوی او څنگه به ئے جوړوی، په کومې طریقې باندې به ئے جوړوی؟ زما به دا گزارش وی چې هغه خلق مونږ نه مخکښې لاړ دی، د هغوی به په دې حالاتو باندې مکمل عبور وی، هغوی به دغه حالات پیژندلو، د هغې مطابق به مطلب دا دے هغوی یوه مسوده جوړه کړې وی۔ زما به دا گزارش وی چې نصاب تعلیم مونږ نور اونه چیړو، نصاب تعلیم په خپل ځائې باندې پریږدو، که مونږ سیاست کوؤ، زما د سیاست نور ځایونه ډیر دی، که بله پارټی سیاست کوی، د هغې د سیاست نور ځایونه ډیر دی، مونږ به جلسې او جماتونو کښې سیاستونه اوکړو خو صرف نصاب تعلیم به د خپل سیاست میدان نه گرځوؤ، دې پورې به مطلب دا دے دا خپل سیاست محدود نه ټرو۔ زما به دا گزارش وی که سټینډنگ کمیټئ ته لاړ شی چې هلته کښې مونږ د سن 2005 او 06 یا د دې خواؤشا مسوده اوگورو او دغه اوگورو چې اوس روان دی، هغې

کښې علماء، د تعلیم خلق، نور د معاشرې پوهه خلق را اوغوښتلې شی چې د دې یوه جائزه واخستلې شی، د هغې نه بعد یو نصاب تعلیم مرتب کړلے شی۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ Important issue ده، ښه ده چې ممبر صاحب پوائنټ آؤټ کړه، ډ سکشن پرې مونږه اوکړو نو ښه ده Clarity به راشی، هغه هاؤس ته ټولو ته۔ مختلف دغه نه، کله یو طرف نه دغه راځی چې دا شے پکښې واچوؤ او څوک وائی دا ترې اوباسه، عجیبه غوندې یو کنفیوژن دے خو زه مولانا صاحب ته یو خبره کلیئر کوم، مخکښې هم ما دا خبره کړې وه، اوس هم تاسو که زمونږ جواب اوګورئ، جواب هم هغه دے، جواب هم هغه دے۔ نصاب تعلیم Basically، نصاب وائی Curriculum ته، Curriculum کښې نه څه چینجز مونږ راوستی دی او نه اوس په نوی فیوچر کښې په Curriculum کښې د چینجز راوستو د پاره زمونږ څه پروګرام شته، یو خو دا خبره بالکل کلیئر کړئ، مطلب دا دے زه Categorically د دې هاؤس مخامخ کلیئر کول غواړم۔ باقی د کتاب که تاسو خبره اوکړئ، په کتاب کښې هم، په کتاب کښې څه لږ ډیر چینج راځی، یو به اول دا کلیئر کوؤ چې دا کوم موجوده نصاب دے، بابک صاحب هم چونکه وزیر تعلیم پاتې شوے دے، هغوی ته به د ټیکنیکل ډیټیل د دې ټولو به پته وی، دا په 2006 کښې چې کله د ایم ایم اے ګورنمنټ وو، په هغه وخت کښې دا National curriculum جوړ شوے وو، د ټول پاکستان په سطح باندې National curriculum جوړ شوے وو 2006 کښې او د هغې په Basis باندې، د Curriculum په Basis باندې بیا ورو ورو کتابونه پرنټ کیدل شروع شو۔ ستاسو حکومت بیانوؤ، بیا کتابونه چې ټول څومره پرنټ شوی دی، هغه د تیر حکومت په دور کښې تقریباً کتابونه په هغې کښې پرنټ شوی دی، زمونږ په دور کښې څه نه دی شوی او نه موجوده، اوس زه بیا دا Clarity راولم، یو خو نمبر ون چې د Curriculum 2006 دے چې کوم وخت کښې د ایم ایم اے ګورنمنټ وو، National curriculum د ټولو صوبو د پاره، د ټول پاکستان د پاره جوړ شو، د هغې په Basis باندې بیا کتابونه پرنټ کیدل شروع شو چې کوم کښې تقریباً کتابونه د 2013 پورې د 2006 نه واخله Step by

step کتابونه پرنټ کیدل، 2013 پورې تقریباً هغه کتابونه پرنټ شوی وو۔ مونږ په دیکښې په نصاب کښې هیڅ څه چینځ نه راولو او نه مو راوستے دے، که تاسو صرف دغه، یو څوکتابونه بیل شے دے او نصاب بیل شے دے خو زه تاسو سره یو Clarity راولم او ایشورنس درکوم ان شاء اللّٰه تعالیٰ چې الحمدللّٰه مسلمانان یو، هیڅ به داسې زه دلته په دې هاؤس کښې Clear cut تاسو ته درکوم چې هیڅ شے به د دین خلاف، د پیغمبر علیه السلام خلاف Statement

(تالیاں) د تاریخ خلاف، د نظریه پاکستان خلاف ان شاء اللّٰه تعالیٰ هیڅ څه داسې شے به نه راځی چې په هغې باندې به چا ته څه اعتراض وی، دا زه Clear cut یو Policy statement تاسو ته درکوم جی۔ مهربانی۔

جناب عنایت اللہ {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سیکر!

جناب سپیکر: عنایت خان! دې باندې تاسو Viewpoint ورکوئ خپل؟

سینئیر وزیر (بلدیات): جی۔

جناب سپیکر: اوکے، بیا څه چې کوم دغه وی، هغې ته به دا اوکړو۔

سینئیر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سیکر صاحب۔ دا څنګه عاطف خان اووئیل، دا ډیره Sensitive issue ده، اهم ایشو ده او Unfortunately د تیر شوې هفتې لس ورځو نه خو بیا میډیا کښې، الیکټرانک پرنټ میډیا کښې ډیره زیاته لکه ډیبیټ پرې روان دے او خبرې اترې روانې دی، اخبارونو کښې هم Highlight شوې ده۔ د مفتی صاحب مشکور یو چې دومره اهم ایشو ئے په ایوان کښې اوچته کړه چې د هغې په نتیجه کښې مونږ ته دې هاؤس ته بریف کول او دې ته صحیح صورتحال مخې ته د ایښودلو موقع مونږ ته ملاؤ شوه۔ جناب سپیکر صاحب! هغه وضاحت اوکړو، عاطف خان وضاحت اوکړو چې Curriculum، د Curriculum 2006 دے او نه چینج کیږی۔ Curriculum هغه ګائیډلائنز وی چې د هغې په رڼړا کښې ټیکسټ بک لیکلے کیږی او 12 ,11 ,10 ,2008-09 کښې ټیکسټ بک لیکلے شوے دے او د Academia خلقو، ریسرچز، پرائیویټ ایجوکیشن نټ ورک، دې مختلفو خلقو د دې Curriculum په رڼړا کښې چې کوم ټیکسټ بک لیکلې شوے وو، د هغې

باره کښې Objections raise کړل، د هغې د پاره پمپلیټې شائع شوې، هغه مونږ ته رااورسیدلې، مونږ هغه اوکتلې او په هغې باندې ډیر په سړو دماغو باندې مونږ په ایجوکیشن کښې اوږده اوږده میټنګز اوکړل۔ دا د جماعت اسلامی او د پی ټی آئی او یا د یوې پولیټیکل پارټۍ ایشو نه ده، دا زمونږ د عقیدې او زمونږ د ایمان ایشو ده او زما یقین دا دے چې دا په دې ایوان کښې مونږ ټول داسې خلق ناست یو، که په دې مخامخ میزونو چې څوک خلق ناست دی، که د اے این پی سره ئے تعلق دے، د پیپلز پارټئ سره ئے تعلق دے، د مسلم لیګ سره ئے تعلق دے، د جے یو آئی سره، مونږ ټول جی بحیثیت مجموعی مسلمانان یو او پښتون چې دے نو پښتون چې که د هر پولیټیکل پارټئ سره تعلق ساتی خو د اسلام په Basics باندې چې دے هغه ایمان لری او د پیغمبر علیه السلام ذات د هغه د پاره محترم وی د هر مسلمان د پاره۔ د دې وجې نه څه څیزونه په هغې کښې داسې شوی وو، مونږ نه Blame کوؤ، زوړ ګورنمنټ نه Blame کوؤ چې Knowingly ئے کړی دی، Unknowingly ئے کړی دی، د چا دغه دے، ټیکسټ بک رائټرز دا کار کړے دے خو هغه څیزونه داسې وو چې هغه Objectionable وو، بلکه زه خو به دا وایم چې هغه د برداشت قابل هم نه وو، لکه د سائنس چې څومره بکس دی، بیالوجی، کیمسټری، فزکس د دې نه ټول قرآنی آیات چې دی نو لکه چې کوم Relevant وو، هغه قرآنی آیات ترینه Remove کړی وو، د ټولو مسلمانانو سائنسدانانو تذکره ترې Remove شوې وه او د چار کلاس په معاشرتی علوم کښې د نبی ﷺ او د خلفائے راشدینو Essay چې دے پوره Chapter لرې شوے وو۔ د 9th کلاس انګلش کښې The voice of God, The voice of Prophet ﷺ مضمون په Helen Keller باندې Replace شوے وو، د Giant باندې او د حضرت عمرؓ مضمون په قائد اعظمؒ باندې لکه Replace شوے وو او داسې نور ډیر زیات کیسونه دی، لکه د کشمیر نقشه چې ده نو دا کلاس ټو کښې د هندوستان حصه ښودلې شوې وه۔ دا هغه Glaring mistakes وو او د دې نه نور هم زیات وو چې هغه مونږ د هغې پوائنټ آؤټ کړل، په هغې مونږ خبرې اوکړې، هغه مونږ د Ideology of Pakistan، The Constitution of Pakistan په رڼړا کښې اوکتل، د پاکستان د Constitution چې څومره اسلامی دفعات

دی، زه خپله Pakistan studies ما Teach کړې ده، په دې تیر شوی پینځه کاله کښې مې Teach کړې ده په یو کالج لیول باندې، هغه تذکره Repeatedly د 2006 نه واخله، د 6^{th} کلاس نه واخله د 11^{th}, 10^{th} کلاسه پورې دا Repeatedly د اسلامی دفعاتو د Provision تذکره راځی، هغه Remove شوی وو، نو مونږ واپس د هغې د بحالولو دغه اوکړو۔ ما ته په دې خبره لږ شان افسوس کیږی چې کله بعضې مخصوص سوچ او فکر والا خلق دا خبره اوکړی چې تنګ نظری، خلق د ماشومانو جینکو په سرونو باندې لوپټې چې دے نو دا ایښودل غواړی او هغه نه برداشت کوی چې د هغوی په سرونو د دغه نه وی، زه وایم چې زما په پاکستان کښې که څوک سیکولر دے، که لبرل دے او که پراګریسیو دے خو هغه په Skirt کښې نه ګرځی، Skirt is not my culture، Skirt چې دے دا زما دغه نه دے لکه د دې وطن لباس نه دے، د دې وطن، زه وایم چې د دې وطن په کتاب کښې د دې وطن لباس چې دے Reflect شی او که زما تصور اسلام وی نو زما کور والا خو پرده کوی، زما تصور اسلام خو دا دے چې بیا به هغه تصویر په دغه کښې راځی، په کتاب کښې راځی چې هغه بالکل Fully مخ هم پکښې پټ وی خو زه خو دا وایم چې د دې ملک عمومی کوم دغه دے چې کم از کم دوپټه هر څوک په سر باندې ایږدی، هغه که زمونږ په کتابونو کښې دا شان تصویرونه د زنانو راځی نو دا زمونږ عمومی Culture reflection دے، نو د دې وجې نه زه ایوان ته هم دا درخواست کوم، زه مفتی صاحب ته هم دا درخواست کوم چې دا بالکل د دې ټول ایوان جوائنټ مسئله ده، په دیکښې بالکل داسې څه خبره نشته چې ګنې لکه، او دا بالکل نه دی Politicize کول، ریکویسټ کوم۔ زه د دې وجې نه اپوزیشن چیمبر ته لاړم او ما مفتی صاحب ته هم ریکویسټ اوکړو او ما بابک خان ته هم دغه اوکړو چې دا بالکل زمونږ د ایوان جوائنټ خبره ده او ما ده ته دا خبره هم اوکړه، هلته ما دا هم اووئیل چې زه د باچا خان تذکره په هسټرئ کښې په دې دغه راځی چې هغه زمونږ د Subcontinent د هسټری یو کس دے، یو حصه پاتې شوې ده، ما ته په دې خبره باندې څه دغه نشته او بل زما اوس دا ده چې لکه یو خاص فکر Reflect کیدل، په دې باندې به زما طبیعت دغه وی، نو د دې وجې نه مونږ هغه کار کړے دے چې کوم ټولو خلقو ته Acceptable وی، په هغې

باندې مونږ Consensus ته رسیدلی یو او زه ریکویسټ دا کوم، مفتی صاحب ته درخواست کوم چې هغه خپل چې کوم ایډجرنمنټ موشن دے، هغه Further د غه نکړی Push نکړی او ان شاء الله تعالیٰ څنګه چې عاطف خان ایشورنس ورکړے دے، Being part of the Government زه هم دا ایشورنس ورکوم چې زمونږ په کتانونو کښې به او زمونږ په ټیکسټ بکس کښې به داسې څه میټیریل نه شاملیږی چې هغه زمونږ د عقیدې او زمونږ د ایمان او زمونږ د فکر او د Constitution سره به متصادم کیږی به نه۔

جناب سپیکر: زما خیال دے سردار حسین بابک او سکندر خان! تاسو به پرې خپل Viewpoint_____

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اوکے۔ سردار حسین، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ شکریه ادا کوؤ د مفتی جانان صاحب چې د تحریک التواء په ذریعه باندې څنګه چې منسټر صاحب هم خبره اوکړه، عناعت خان منسټر صاحب هم خبره اوکړه او بالکل په میډیا کښې د ډیر وخت نه زمونږ نه هم تپوسونه کیږی، بیا د حکومت نه هم تپوسونه کیږی، دا خبره کیږی چې په Curriculum کښې چینجز شوی دی، هغه چینجز چې دی هغه ختمیږی یا نوی چینجز چې دی هغه کیږی۔ سپیکر صاحب! دا ټوله تنازعه چې وه یا دا ټوله مسئله چې ده، دا به شاید نه وه او ما خو وقتاً فوقتاً په دې فورم باندې مونږ حکومت ته دا التجاء کړې ده چې بعضې مسئلې داسې وی چې هغه حکومتی نه وی، نه هغه سیاسی وی، هغه د دې صوبې د پاره وی، د دې وطن د پاره وی او که د هغې د پاره هغه لار چې دے هغه غوره کیدے چې د داسې قسم مسئلو نه مخکښې پارلیمانی لیډرز، سول سوسائټی او بیا د ډیپارټمنټ 'کنسرنډ' خلق او بیا په دې معاشره کښې د دې طبقې سره تعلق لرونکی خلق که هغه کښینولې شی، هغه On board شی، د هغوی Input واخستې شی، بیا دا مسئلې چې دی نه راپورته کیږی او نه د هغې بیا بیا وضاحتونو ته ضرورت وی۔ سپیکر صاحب! دیکښې هیڅ شک نشته چې دلته په دې صوبه کښې که مونږ صرف د سرکاری

ماشومانو بچو بچیانو خبره کوؤ، پنځوس لاکهه لګ بهګ ماشومان بچی بچیان دی او د هغوی په لاسونو کښې چې کوم کتابونه دی، دې ته سوچ پکار دے چې په دې کتاب کښې دننه دا متن چې دے په دیکښې څه دی، په مذهبی علومو کښې دننه په دې کتاب کښې څه دی، په سوشل سائنسز کښې یا په سائنسی علومو کښې دننه په دې کتابونو کښې څه دی، په تاریخ کښې څه دی، په معاشرتی علوم کښې څه دی؟ سپیکر صاحب! د 18th Amendment نه پس چې کله ایجوکیشن پراونشل سبجیکټ شو، ظاهره خبره ده د هغې نه مخکښې ایجوکیشن چې دے دا فیډرل سبجیکټ وو، د دې څلور واړو صوبو د پاره Curriculum چې دے یا Curricula چې ده، دا اختیار چې دے دا د فیډرل سره وو او دیکښې هم سپیکر صاحب! شک نشته چې دا وطن چې دے دا د قامونو مجموعه ده د قامونو، پاکستان یو قوم نه دے، پاکستان د قامونو مجموعه ده او دا یو تاریخی حقیقت دے، ظاهره خبره ده مونږ دلته پښتانه پاتې کیږو، هندکو سپیکرز پاتې کیږو، سرائیکی بیلټ والا پاتې کیږو، زمونږ خپل بودوباش دے، زمونږ خپل رسم و رواج دے، زمونږ روایات دی، زمونږ تاریخ دے، زمونږ ژبه ده او بیا دلته دوه درې خبرې داسې اوشوې او زما یقین دا دے منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه چې که په دې مونږ ټول ځان پوهه کړو چې Curriculum څه شے دے نو بیا شاید چې مونږ ته د ټولو سوالونو جواب چې دے هغه مونږ ته ملاؤ شی او دا هم ډیره زیاته ښه وه چې ډیرو خلقو به Blame لګوؤ چې دا اے این پی په Curriculum کښې دومره چینجز راوستی دی، چې کله اختیار دلته راغے مونږ په دې اسمبلئ کښې لیجسلیشن اوکړو، مونږ Curriculum wing چې دے هغه ډیکلیئر کړو او د این او سی اخستو د پاره اوس اسلام آباد ته تګ چې دے هغه په هغه شکل ضروری پاتې نشو ځکه چې آئین مونږ له دا اختیار راکړو، مونږ لیجسلیشن اوکړو، مونږ خود مختاره شو۔ نو چې کله مونږ خود مختاره شو سپیکر صاحب! دا کار مونږ، حکومت ته به زه دا لتجاء کوم چې دا دوئ په کوم طرف اوس دا کار روان کړے دے چې جماعت اسلامی ناست دے او تحریک انصاف ناست دے، ولې په دې ټوله صوبه کښې یواځې جماعت اسلامی او تحریک انصاف دے؟ زه ورله مثال ورکوم چې مونږ داسې کار اوکړو چې مونږ، ما پخپله

په اخباراتو کښې اشتهارات ورکړل، ما علماء کرام Invite کړل، ما پارليمنټيرينز Invite کړل، ما Educationist invite کړل، ما سکالرز Invite کړل، ما Intellectuals invite کړل او ما د دې ټولو طبقو خلق چې دے ، هغه ما Invite کړل او ما ورته په هغه اشتهاراتو کښې دا اوليکل چې د KG نه واخلئ تر Grade twelve پورې، دولسم جماعته پورې کتابونه اولولئ، تاريخ اولولئ، معاشرت اولولئ، سوشل سائنسز اولولئ چې په کوم ځائې کښې تاسو مناسب ګڼړئ چې تاسو دلته کښې چينجز کول غواړئ يا تاسو کوم څيزونه داسې وی چې ستاسو پرې تحفظات وی، Written form کښې تاسو مونږ ته خپل Input چې دے د هغې نه مونږه آګاه کړئ۔ سپيکر صاحب! زه دا خبره هم په ريکارډ راوستل غواړم چې نن عنايت صاحب دا خبره کوی، دا مونږ ټول خلق Invite کړی وو، دوئ که په حکومت کښې نه هم وو، په دې صوبه کښې دوئ پاتې کيدل، دوئ مونږ ته په هغه وخت کښې خپل Input نه دے ښودلے ، نن څنګه يو سړے دا خبره کوی او Blame لګوی؟ زه سپيکر صاحب، دا خبره کوم چې دا اوس هغه وخت نه دے چې د مسلمانئ سرټيفکيټ به خلق ورکوی، زه بالکل د دې خبره سره اتفاق کوم چې دا خبره د حکومتونو او د سياست نه بالاتر ده خو دا خبره کول چې د حضرت محمد ﷺ Chapter چې دے يا د هغه سبجيکټ چې دے هغه Replace شوے دے ، دا بالکل مبالغه آرائی ده، د هغې درجه بندی شوې ده چې په يو ځائې کښې د صلح حديبيه ضرورت وو، نن هغه کتاب راواخلئ چې هلته صلح حديبيه موجود ده که موجود نه ده؟ چې کومو سورتونو طرف ته اشاره اوشوه چې سورة انفال دے او که سورة ممتحينه، د هغې ضرورت پکار دے چې نن په ټوله دنيا کښې د Students mental capacity ته کتلې شی او د هغې مطابق Chapters چې دی، هغه په درسی کتابونو کښې اچولې کيږی، نو که درجه بندی اوشوه د 9th د کتاب نه يو دوه سورتونه يا يو دوه درې آياتونه هغه 10th ته لاړل يا هغه 11th ته لاړل يا هغه Grade twelve ته لاړل نو سوال دا دے چې دا د مذهب په نامه باندې دا Exploitation چې دے دا نه دے پکار، دا خبره کول چې ګڼې د اے اين پی دلته حکومت راغے نو نن که د باچا خان نوم په دغه کتاب کښې د دې مقامی عاقلانو په شکل کښې موجود دے نو دا خبره د خلق نه هيروی

چې باباجی ترنګزئی صاحب پکښې موجود دے، مفتی محمود صاحب پکښې موجود دے، چې د دې خاورې، په دې خاوره باندې څومره عاقلان وو، څومره اکابرین وو، که هغه د تعلیم سره متعلقه وو، که د خدائی خدمتګارانو سره متعلقه وو، که د سوشل وارډ سره متعلقه وو، هغه عاقلان چې دی، هغوی دلته اچولې شوی دی۔ د ماشومانو د یونیفارم خبره اوشوه، سپیکر صاحب! ماشومان ګلونه دی، پکار ده چې زمونږ د معاشرت عکاس وی۔ د ماشومانو په سر باندی دوپټه وی، بالکل ورسره مونږ اتفاق کوؤ او دا کار مرحله وار کار دے خو یو خبره به په ذهن کښې ساتو چې په ټوله دنیا کښې د ټولې دنیا قامونه، د ټولې دنیا حکومتونه، د ټولې دنیا قامونه خپلو بچو ته په خپله مورنئ ژبه کښې سبق ښائی، نو آیا بیا دا زما د کلچر عکاس دے چې دلته زه پښتو وایم، دلته زه هندکو وایم، دلته زه سرائیکی وایم، دلته زه چترالی وایم، نو ته ما ته په انګریزئ کښې سبق ښائې نو دا خو جی سی سی ما سره په ګاؤنډ کښې دے، انډیا ما سره په ګاؤنډ کښې دے، بنګله دیش ته اوګورئ، سری لنکا ته اوګورئ، چائنا ته اوګورئ، افغانستان ته اوګورئ، یورپ ته اوګورئ او بیا مغرب ته اوګورئ چې دې قامونو او دې حکومتونو چې ځان د تهذیب یوې درجې ته رسولے دے نو په دې نه دے رسولے چې هغوی خپلو بچو ته په پردئ ژبه کښې سبق ښائی، هغوی خپلو بچو ته په خپله ژبه کښې سبق ښائی او زما حکومت ما له د دې خبرې جواز دا راکوی چې سبا به زما بچې په کمپیوټر یو ایګزام کښې کښینی نو بیا به هغه Competition نشی کولې۔ سپیکر صاحب! چې کله زه خپلو بچو ته Concept clear نکړم او Concept خو دا خو انټرنیشنل مسلمه حقیقت دے چې په مورنئ ژبه کښې به بچی ته Concept چې دے هغه کلیئر کیږی، نو چې کله زما بچو ته Concept clear شی نو بیا Conversion چې دے، بیا Translation چې دے دا ګرانه خبره نه ده۔ سپیکر صاحب! د اسلامیاتو په حواله باندې په دې فورم باندې دا خبره کوم چې د نوی سکیم آف سټډیز مطابق اسلامیات په 9th کښې، په 10th کښې، په 11th کښې او په دولسم جماعت کښې څلورو جماعتونو ته اورسیدو، نو چې په څلورو جماعتونو کښې دا اسلامیات پړهاویږی نو پکار ده چې مونږ ټول په خپلو ذهنونو باندې بوجه واچوؤ چې آیا په هغې کتابونو کښې به

متن سیوا کیږی او که نه به سیوا کیږی؟ نو چې مونږ اسلامیات ورته بنایو، په مذهبی علومو کښې ورته مونږ اسلام ښایو نو چې کله د کتاب متن سیوا کیږی، احادیث به سیوا کیږی، آیات کریم به سیوا کیږی، زمونږ د تاریخ اسلام واقعې چې دی، هغه به سیوا کیږی، بهرحال د دې نه ډیبیټ نه جوړوؤ، زما به حکومت ته دا خواست وی چې منسټر صاحب پاڅی او وضاحت کوی سپیکر صاحب! زه درته په ایډوانس کښې وایم چې بیا به زه پاڅم، ما وضاحت د دې د پاره کولو چې دا شک د خلق د ذهن نه اوباسی چې ګنې خدائے مه کړه د کشمیر نقشه که غلطه جوړه شوې ده نو دا خبره د دې سره منسوب کول، که نن عاطف خان منسټر دے، ټیکسټ بک بورډ کتاب چهاپ کوی، سبا به په معاشرتی علوم کښې یو غلطی شوې وی، زه به کم از کم څنګه وایم چې دا به ورته عاطف خان وئیلی وی یا دا ورته پی ټی آئی وئیلی دی۔ سبا به د جماعت اسلامی حکومت وی، په ټیکسټ بک کښې به یو غلطی راشی، بالکل دا غلطی چې ده، دا په کتابونو کښې اوس نه، په تیر وختونو کښې هم راغلې ده، په تیر وختونو کښې هم راغلې ده، ضروری خبره ده، ما هم په خپل وخت کښې چې ډیر کتابونه به ما کهلاؤ کړل په هغې کښې به غلطی وه، باقاعده به مونږ د هغې سبجیکټ سپیشلسټ خلاف به مونږ انکوائری هم کوله، هغوی له به مونږ سزا هم ورکوله۔ زما به خواست دا وی حکومت ته چې د دې نه ګرم ماحول مه جوړوئ، په دې خبره د ټولو اتفاق دے چې ټول مسلمانان یو، په دې نیت به په یو بل بالکل شک نه کوؤ، نه به یو بل له سرټیفکیټ ورکوؤ، نه به یو بل له پیغور ورکوؤ، چې کومه خبره ده، زما به ورته دا خواست وی چې دا یو مشترکه اشتراکی کار دے، پکار دا ده چې دا حکومت کومه لار خپله کړې ده چې Solo flight کوی، دا Solo flight د اودروی، دا Solo flight د دوئ اودروی، دا ټول پارلیمانی لیډرز چې دی دوئ د کښینوی، دوئ د بریف کړی، Curriculum د ورته اووائی، درسی کتب د ورته اووائی چې کوم چینجز آیا او بالکل دې Curriculum کښې د چینجز اختیار چې دے دا د صوبې سره دے، دا اوس د مرکز سره نه دے۔ که دوئ اراده هم لری، زما به ورته دا خواست وی چې د دې معاشرې ټول Stakeholders چې دی، هغوی د

راولی، هغوی د کبنینوی، زما یقین دا دے چې دا تضادات او دا مخالفتونه چې دی، دا به بیا نه راځی۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: یو خو زما خیال دے عاطف خان، یو منټ عنایت خان! یو منټ دې باندې که تاسو دا غواړئ چې Detailed discussion د وشی نو بیا به Proper دغه ته مونږ ایږدو او که زما خیال دے چې وضاحت وشی او ډیټیل۔۔۔۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): زه سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں، عاطف۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا عاطف خان! ته چونکه 'کنسرنډ' منسټر۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ګورئ جی یو خو زما په خیال چې د دې سره به ټول Agree کوی چې چا مسئله راا وچته کړې وه یا چا پوائنټ آؤټ کړې وه نو هغه مطمئن دے، هغه زما د جواب نه مطمئن دے چې هغه ته دا Satisfaction او دغه پکار دے چې یره هیڅ، ان شاء الله هیڅ داسې څه دغه به نه وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: چې په هغې کبنې زمونږ دین ته دغه هیڅ قسم له څه دغه نه وی، مونږ الحمدلله مسلمانان یو، داسې هیڅ څه خبره به نه وی۔ دویمه خبره زما په خیال د دې نه سیاست جوړول نه دی پکار، د دې پوائنټ سکورنګ نه دی جوړول پکار چې یره هر یو، دا یو ډیره Sensitive issue ده، یو خو نمبر ون ډیره Sensitive issue ده، ډیر Important issue ده او په دیکبنې زمونږ نورې ډیرې لوئے لوئے مسئلې دی، بجائے د دې چې مونږ په دې باندې انبنلو چې یره دا تصویر داسې کړه او دا تصویر هغسې کړه ،زمونږ ډیر لوئے نور ایشوز دی، پکار ده چې مونږ په هغې باندې Concentrate کړو او ورسره بابک صاحب چې څنګه اووئیل چې کله مونږ په Curriculum کبنې چینجز راولو نو مونږ به ټول څنګه چې دوئ اووئیل Stakeholders به مونږ د ځان سره شاملوؤ، که

Educationist دی، نو دا ډیر ټیکنکل څیز دے ، په دې باندې خو نه زه پوهیږم، نه پرې بابک صاحب پوهیږی، نه پرې بل څوک پوهیږی، دا خو د دې خپل Educationist دی، د دې خپل ټیکنکل خلق وی چې کوم Chapter څومره پکار دے ، په کوم کلاس کښې سبق څومره پکار دے ، کوم سبجیکټ څومره پکار دے ، نو ان شاء اللّٰه تعالیٰ چې کله په Curriculum کښې چینجز کیږی، ټول Stakeholders چې څومره دی، مونږ به هغوی سره ان شاء اللّٰه تعالیٰ مشوره کوؤ، خبره به کوؤ او هیڅ به داسې خبره نه کیږی چې په هغې به دا خبره مونږ راغونډه کړو۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: زما خیا دے که څه دا منور خان! یو خو بیا د Detailed discussion د پاره منظور کړو، که تاسو وایئ نو د ډیټیل د پاره۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی،جی،اچھا،جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، څنګه خبره چې عاطف خان اوکړه او دې دواړو، دې سائډ ته هم او هغه سائډ ته هم، ټولو لکه د دوئ خبره Appreciate کړه او بابک صاحب چې کومه خبره اوکړه، په دې خو داسې څه Dispute شته دے نه، لکه عاطف خان چې کومه خبره اوکړه چې مونږ د اسلام خلاف به څنګه ځو، د دې صوبې د کلچر خلاف به مونږ څنګه ځو، دا څیز خو ایډمټ دے چې یره بهئ دا څیز، زه وایم په دې باندې مزید، لکه دا بابک صاحب دوئ دا عنایت اللّٰه خان صاحب جواب ورکوی، بل طرف ته خو به بیا بل جواب ورکوی نو زه وایم چې دا څیز، مفتی صاحب ته هم دا خواست کوؤ چې دا څیز په دې ځائې باندې سټاپ کړی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ بس وایئ چې مخکښې ځو جی، جی۔

مفتی سید جانان: جی جناب سپیکر صاحب!

جناب عنایت اللّٰه {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عنایت خان! ستاسو Viewpoint، ستاسو Viewpoint بنه پوره راغے۔ تاسو یو منټ منټ، مطلب دا دے چې ګوره یا خو پرې د Detailed discussion د پاره ټائم دغه دے، ستاسو View point بنه پوره راغے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا خبره راغونډوم په دې ځائې کښې-----

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب! راغونډه ئے کړه۔

مفتی سید جانان: زه جی ماشاءاللہ او دلته به ان شاء اللہ یو بل باندې دا شک نه کوؤ چې دا زیات مسلمان دے او زه کم مسلمان، مونږ ټول، دا ټول به زما نه زیات مسلمان وی، زه به د هغوی نه کمزورے یم، مونږ خو دا ګمان یو بل باندې کوؤ، ټول بنه ایماندار خلق دی، ان شاء اللہ مونږ د چا په نیتونو شک نه کوؤ خو زه سپیکر صاحب! هغه خبرې ته، بیا زه هغه خبره کوم چې دلته مونږ ته یقین دهانی وشی خو وروستو بیا د هغوی یقین دهانی نه وی۔ عاطف خان او عنایت اللہ صاحب دغه دواړو چې ما ته کومې یقین دهانئ راکړلې، په دغه یقین دهانو باندې به دوئ قائم وی، اللہ ته به جوابده وی، دغې اسمبلئ ته به جوابده وی (تالیاں) زه په هغه بنیاد باندې دا خپل چې کوم تحریک التواءجمع کړے دے، دا واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شوکت خان! تاسو هغه دغه پیش کوئ، یو منټ د دې دغه نه مخکښې دا یو ریزولیوشن، دوئ ریکویسټ کړے وو دا ریزولیوشن به مخکښې راولو، بیا به د هغې نه پس مخکښې ایجنډا به بیا اوکړو۔ Rules relaxation, rules relaxation د پاره ریکویسټ اوکړه۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: زه تحریک پیش کوم، جناب سپیکر! چې-----

جناب سپیکر: دا Basically هغه شناختی کارډز چې کوم بلاک کیږی، په هغې باندې۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب! د Rule 240 لاندې که دا Rule relax شی او زه دا قرارداد پیش کړم نو ستاسو به ډیره مهربانی وی۔

جناب سپیکر: ورو ورو دا دغه ایزده کړئ کنه۔ (قہقہہ)

(قہقہے)

جناب سپیکر: بس هغه مونږ Rule relax کړو۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب شوکت علی یوسفزئی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں لوگوں کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت خان! ایک منٹ، ایک منٹ، آپ اس میں بتائیں کہ کس کس نے آپ کے ساتھ Signs کئے ہیں اس پہ؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: کسی نے نہیں کیا ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح ہے کہ جوائنٹ ریزولیوشن کی میں تھوڑی وضاحت کرتا ہوں جی، میں وضاحت کرتا ہوں، میں وضاحت کرتا ہوں جی، ایک منٹ آپ مجھے تھوڑا چھوڑیں نا جی، شاہ حسین خان! یو منټ۔ Basically یہ ہے کہ شوکت خان! اگر آپ متفقہ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں تو اس کیلئے ضروری ہے کہ تمام پارلیمانی پارٹیز کے لیڈرز کے Signs ہوں تاکہ اس کا ایک وزن بنے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: اس میں کسی کو اعتراض نہیں ہوگا جناب سپیکر۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اچھا، چلو یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یره جناب سپیکر صاحب! په دیکښې دا څه دی، بیا ترې څه مسئله جوړیږی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، شاہ حسین خان، شاہ حسین خان، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، دا سې ده چې دا لازمی نه ده جی چې یو کس د قرارداد پیش کوی او په هغې باندې Sign ټول اوکړی، قرارداد د دوئ پیش کړی، مونږ ټول ئے حمایت کوؤ، چې مونږ ئے حمایت کوؤ نو د دستخطو ضرورت نشته جی۔

جناب سپیکر: ټهیک ده، هغه خو ټهیک ده کنه۔ یو منټ سردار حسین خان! جی جی۔

جناب سردار حسین: صحیح خبره ده سپیکر صاحب، شوکت صاحب قرارداد پیش کوی او مونږ ئے حمایت هم کوؤ خو ما ته لګی دا چې شوکت صاحب باغی شوے دے ځکه ئے هیچا سره مشوره نه ده کړې، پخپله خوښه ئے کوی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی شوکت خان! چلو سب نے حمایت کر دی ہے۔ جی شوکت خان۔

قراردادیں

جناب شوکت علی یوسفزئی: مہربانی۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں لوگوں کیلئے قومی شناختی کارڈ کے حصول کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے، خصوصاً جب Renewal کیلئے درخواست دی جاتی ہے تو شناختی کارڈ بلاوجہ روک دیا جاتا ہے اور پھر لوگ سارا سال رلتے رہتے ہیں۔ عام آدمی کیلئے دوبارہ شناختی کارڈ کا حصول ناممکن ہوتا جا رہا ہے جس پر صوبے کے عوام کو تشویش ہے۔ وفاقی حکومت نادرا کو ہدایت کرے کہ وہ ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد شناختی کارڈ کی تجدید کا طریقہ کار مزید آسان اور سہل بنائے۔

جناب سپیکر! میں اگر تھوڑی سی اس پہ وضاحت کروں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: کہ یہ اتنا بڑا ایشو بن چکا ہے کہ کسی کا بھی شناختی کارڈ، چاہے کوئی بھی ہو، وہ اگر Renewal کیلئے جاتا ہے تو اس کو دوبارہ، شناختی کارڈ اس کا بلاک کر دیا جاتا ہے اور اس کو یہ بھی نہیں بتایا جاتا ہے کہ اس میں مسئلہ کیا ہے اور کئی ایسے ایشوز میرے حلقے میں بھی آئے ہیں۔ میرے خیال سے پورے صوبے کا یہ ایشو ہے کہ اس میں لوگوں سے پیسے لئے جاتے ہیں، دس دس ہزار روپے تک لے کے ان کو شناختی کارڈ دوبارہ دیا جاتا ہے۔ بہت سارے غریب لوگ ہیں جو کہ حج پہ جانا چاہتے ہیں، میڈیکل کے حوالے سے باہر جانا چاہتے ہیں، ان کیلئے بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ شناختی کارڈ نہیں ہوتا ہے، پاسپورٹ نہیں بنتا ہے، غریب لوگ ہیں یہاں پہ، تو میری یہ گزارش ہوگی جناب سپیکر! اپنے تمام دوستوں سے کہ یہ قرارداد اگر متفقہ طور پر منظور کر لی جائے تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اچھا، میں اپنی صحافی برداری سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ چونکہ بہت اہم ایشو ہے اور ہمارے پورے صوبے کا ایشو ہے، آپ لوگ تھوڑا Kindly اس ایشو کو زیادہ Highlight کریں تو مہربانی ہوگی۔ The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted?-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک امنڈمنٹ پیش کرنا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ شناختی کارڈ آفس میں رش کی وجہ سے اگر خواتین اور ان کیلئے، خواتین کیلئے الگ جگہ ہو جائے، یہ With amendment اگر پیش کر دیں تو مہربانی ہوگی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں، جی جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ہاں، یہ ضروری ہے نا-----

جناب سپیکر: وہ اس کیلئے الگ پیش کر دیں گے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ ایک ایسا ایشو ہے بیگم صاحبہ!-----

جناب سپیکر: یہ ایشو الگ ہے نا جی، بالکل الگ ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ ایشو الگ ایشو ہے، اس کیلئے بے شک آپ ایک اور قرارداد لائیں، ہم حمایت کریں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: هغه ما ته پته ده۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی محمد علی ایک منٹ۔ محمد علی! مجھے۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! میں قاعدہ 240 کے تحت، قاعدہ 124 اور 132 کو معطل کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں تاکہ میں قرارداد پیش کر سکوں۔

جناب سپیکر: یہ ہو گیا ہے۔ بسم اللہ، آگے جائیں ریزولیوشن۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نہیں، په دیکښې یوه پیچیدګی شته جی، د Rule 132 هم Suspend کولو د پاره ریکویسټ کوم جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، جی Rule suspend ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ مشترکہ قرارداد ہے۔ جناب سپیکر صاحب، په دیکښې زمونږ سره مختلف پارلیمانی ګومره پارټیانې دی تقریباً ټولو په دیکښې عنایت اللہ خان صاحب، ملک بهرام خان صاحب، سعید ګل صاحب، عبدالمنعم صاحب، محمد علی شاه باچا، بخت بیدار صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب، سردار اورنګزیب نلوټها صاحب او مهرتاج روغانی صاحبه، دې ټولو په هغې باندې Sign کړے دے، دا جوائنټ ریزولیوشن دے۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

عافیہ صدیقی پاکستان کی ان بدنصیب اور مظلوم مسلمان بہنوں میں سے ایک ہے جو کہ کئی سالوں سے امریکہ کی قید میں عمر گزار رہی ہے اور بغیر کسی وجہ کے ظلم و زیادتی برداشت کر رہی ہے جس سے پوری

امت مسلمہ میں غم وغصہ ہے اور امریکہ کے ظلم وزیادتی سے پوری دنیا باخبر ہے مگر پھر بھی کوئی امریکہ پر دباؤ نہیں ڈال رہا اور ان کی رہائی کیلئے کوئی اقدامات نہیں اٹھا رہے۔ ان کی رہائی کی ذمہ داری نہ صرف امت مسلمہ، اقوام متحدہ بلکہ حکومت پاکستان پر بھی بنتی ہے کہ وہ ان کی رہائی کیلئے امریکہ پر دباؤ ڈالے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے گزارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وہ پاکستان کی مظلوم بیٹی عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے اقوام متحدہ اور امریکہ پر دباؤ ڈالے کہ ایک بے گناہ مسلمان پاکستانی بیٹی کو فوری رہا کرے اور ان کی رہائی کو یقینی بنایا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may ‘Yes’ and those against it may say’ No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ کا مجھے پتہ ہے، آپ اگر ملالہ کے بارے میں ایک ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں تو بے شک آپ لیکر آئیں، ہم ویلکم کریں گے کیونکہ یہ ہر ایک کا پلیٹ فارم ہے، سب بات کر سکتے ہیں لیکن وہ، اچھا جی، عبدالستار صاحب۔ (مداخلت) وہ آپ ڈرافٹ کرکے دیدیں، پھر آپ بول دیں۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں نے دی تھی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔ قابل احترام سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: وہ نہیں ہے میرے پاس۔

جناب عبدالستار خان: صوبائی اسمبلی کے پی کے، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ مقدس ایوان پرزور سفارش کرتا ہے کہ پاکستان میں عموماً مختلف اسمبلیوں میں اور تمام عدالتوں میں ممبران اسمبلی اور وکلاء کورٹ روم میں داخل ہوتے ہوئے ججوں کے سامنے۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ مقدس ایوان پرزور سفارش کرتا ہے کہ پاکستان میں عموماً مختلف اسمبلیوں میں اور تمام عدالتوں میں ممبران اسمبلی اور وکلاء کورٹ روم میں داخل ہوتے ہوئے ججوں کے سامنے اور ممبران اسمبلی سپیکر صاحب کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور تعظیم کا اظہار کرتے ہیں، یہ ایک معروف روایت ہے۔ چونکہ تعظیم یا سجدہ صرف اللہ رب العالمین کے سامنے جائز ہے، غیر اللہ کے سامنے تعظیمی سر جھکانا سراسر شرک ہے اور بدعت ہے، شرک گناہ عظیم ہے، لہذا اسمبلی کا یہ مقدس ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی قبیح روایات کو، آداب کو ناجائز قرار دے اور ممانعت کیلئے قواعد بنائے اور اس کی جگہ السلام علیکم سنت نبوی ﷺ کا اہتمام شروع کرے۔ تھینک یو سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ اپنے تمام دوستوں کے ساتھ مشاورت کرتے جو بھی قرارداد لائیں۔ (مداخلت) Kindly میری بات سنیں، جو بھی قرارداد لائیں، اس کیلئے اصول یہ ہے کہ آپ اپنے آپس میں پارلیمنٹریز ڈسکس کیا کریں اور میں نے مطلب یہ ہے کہ ان باتوں میں Entertain کیا، میں پھر نہیں Entertain کروں گا، وہ کوئی Consensus نہیں ہے اس پہ۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب! سب سے مشاورت کی ہے، یہ ایک بڑی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار حسین۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ډیره زیاته ګرانه څکه شی چې ګوره ډیرې خبرې به داسې وی چې زمونږ به ورسره هډو اختلاف نه وی خو بیا هم د دې اسمبلئ خو هم څه روایات دی۔ مهربانی جی، تاسو لږه خبره واؤرئ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: اوس مونږ د دې قرارداد نه خبر هم نه یو چې دا څه دی، کم از کم شکریه ادا کوؤ د بابر سلیم صاحب چې سبا به په ایجنډا باندې قرارداد راځی نو دا دے نن ئے مونږ ټولو له راکړو، دا دے اوبه ګورو، ډسکس به هم کړو، نو کم از کم یو داسې طریقه پکار ده چې قرارداد تاسو ټول ملګری راؤړئ، هر چا ته

حق دے چې قرارداد راوړی، لس منټه مخکښې، پینځلس منټه مخکښې د قرارداد متن چې دے هغه که مونږ له راکوی نو مونږ به ګورو، بیا به په هغې باندې خپل Viewpointچې دے هغه به مونږ وایو، نو دا خو ډیره زیاته ګرانه شی-----

جناب سپیکر: نه پکار دا ده چې، عبدالستار صاحب! آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: چې نا ساپه به یو ملګرے پاڅی او هغه به قرارداد پیش کوی۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں اس طرح ہے کہ سردار حسین صاحب نے بات کی، اصول یہ ہے کہ جو بھی ریزولیوشن لائیں، اس بات کو آپ سمجھیں، اگر آپ ایک پارٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے ایک قرارداد لاتے، یہ آپ کا حق ہے، مثال کے طور پر، آپ لا سکتے ہیں لیکن آپ چاہتے ہیں کہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن پاس ہو تو اس کیلئے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کے سامنے لائیں لیکن اس کیلئے بھی یہ ہے، آپ میرے ساتھ چیمبر میں ملیں تاکہ میں دیکھوں کہ وہ پاس کرنے کے قابل ہے کہ نہیں ہے، میں نے ابھی کر دیا، بالکل، لیکن یہ اس طرح نہیں ہوتا۔ ابھی بریک کرتے ہیں، بریک کے بعد باقی اجلاس کو جاری رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Item No 7: 'Call Attentions'-----

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر سر، میں نے جو قرارداد پیش کی ہے، اس کے بارے میں ذرا مجھے-----

جناب سپیکر: وہ میں نے، اس وقت وہ کیا ہے، پھر آپ کسی وقت Written میں میرے ساتھ ڈسکس کریں، آجائیں تو اس کا جو پروسیجر ہے، اس کے مطابق کریں گے۔

Syed Jafar Shah, to please move his call attention notice.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: یہ آپ کا حق نہیں ہے، آپ مجھے اس طرح انسٹرکشنز نہیں دے سکتے۔ سید جعفر شاہ۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں، میرے پاس چیمبر میں آجائیں، جو آپ کی مرضی ہے، (مداخلت) دیکھو، اس طرح آپ مجھے Dictate نہ کیا کریں، پلیز۔ اب ہر ایک چیز کی ایک وہ ہوتی ہے، آپ میرے پاس چیمبر میں آجائیں، میرے پاس چیمبر میں آجائیں، جو طریقہ ہے، پروسیجر ہے، ہم Adopt کر لیں گے، میں اس طرح نہیں کر سکتا، نہیں وہ تو آپ کی مرضی ہے لیکن دیکھو آپ پارلیمنٹیرین رہے ہیں، اس سے پہلے آپ اسمبلی میں رہے ہیں نا، کیا طریقہ کار ہوتا ہے؟ وہ آپ کو، دیکھو، مطلب جتنی بھی ریزولیوشنز میرے پاس آتی ہیں، وہ میرے ساتھ آفس میں ڈسکس کرتے ہیں، پھر اس کا پروسیجر ہوتا ہے، (مداخلت) نہیں آپ میری رولنگ کو چیلنج نہیں کر سکتے۔ جی نلوٹھا صاحب، چلو اس کو کل ہم کر لیں گے، آپ اس کو منسٹر صاحب کے ساتھ ڈسکس کر لیں، تو کل، بس جی۔

جناب جعفر شاہ: سر! یہ پیش کریں اور پھر ہم-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

(قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اس طرح ہے، عبدالستار صاحب! ایک منٹ، عبدالستار! ایک منٹ بیٹھو، ایک منٹ بیٹھو۔ سر! سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے، چونکہ آپ-----

جناب سپیکر: دیکھیں، نلوٹھا صاحب! اگر اس طریقے سے، دیکھو میں بالکل معذرت کر لوں گا، میں معذرت کر لوں گا، اگر اس طرح آپ نے اسمبلی کے سسٹم کو چلانا ہے تو پھر کیسے چلائیں گے آپ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اصل میں بالکل، جو بات آپ نے-----

جناب سپیکر: ایک طریقہ ہوتا ہے نا، ایک-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ جو بات کر رہے ہیں، وہ ٹھیک ہے سر، میں مانتا ہوں اس کو لیکن آپ نے Allow کر دیا تھا، عبدالستار کو اگر آپ Allow نہ کرتے، وہ نہ پڑھتا، وہ اور بات تھی، اب اس نے قرارداد پڑھ لی اور پارلیمانی لیڈرز سے بھی ہماری وقفے کے دوران بات ہوئی ہے، سب پارلیمانی لیڈرز اس کے اوپر Agree ہو گئے ہیں تو برائے مہربانی آپ اس کو ایڈمٹ کر دیں۔

جناب سپیکر: ہاں، لیکن یہ طریقہ، دیکھو، میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر اس طریقے سے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اگر آپ پہلے اس کو اجازت نہ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی، آپ نے اجازت دے دی تھی، آپ نے سر، اجازت دے دی تھی تو اس نے پیش کر دی، تو اب اس کو Allow کر دیں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اس کو لیکر آئیں پھر دیکھتے ہیں، آپ اس کو لیکر آئیں، یہ تو ضروری ہے نا جی، میرے ساتھ ڈسکس ہو جاتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پشاور کا ایک اہم رہائشی منصوبہ، ریگی للمہ ٹاؤن شپ عرصہ دراز سے التواء میں پڑا ہے، لوگوں نے کافی سرمایہ کاری کی ہے لیکن ابھی تک تسلی بخش پیشرفت نہیں ہو سکی، لوگ بہت متفکر ہیں اور گومگو کی صورتحال سے دوچار ہیں۔ حکومت اس کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اس کی وضاحت فرمائی جائے۔ سپیکر صاحب! یو منٹ بہ پرې اخلم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! دا سې ده چې دا تقریباً د شلو کالو منصوبه ده او ما چې کوم معلومات حاصل کړی دی جناب والا، نو پچیس هزار پلاټونه په دیکښې الاټ شوی دی او خلقو د هغې ادائیګی هم کړې ده او تر اوسه پورې په هغې باندې هیڅ قسمه پیشرفت اونشو۔ نوې کالونیانې لګیا دی، هغې باندې په تیرو حکومتونو کښې، اوس هم هغې باندې تجویزونه راتلل او کوم چې Already د لسو کالو نه مخکښې یو منصوبه شروع شوې وه، هغې باندې د حکومت توجه دا سې بنه نه ده۔ د هغې د دې سره جی کم از کم This is 10 to 15 billions په دیکښې Investment کیږی، په دیکښې به کم از کم ایک لاکھ خلقو ته Jobs ملاویږی، بیا خلقو ته به په بنه ځائې کښې کورونه ملاویږی۔ جناب والا، په دې

باندې زه I don't know چې هاؤسنګ منسټر یا پارلیمانی سیکرټری، ډاکټر امجد خان چې هغه په دې باندې د حکومتی مؤقف وضاحت اوکړی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ ہے، ریگی للمہ ٹاؤن شپ ریگی للمہ کے ساتھ ہے۔

جناب جعفر شاہ: یہ لوکل گورنمنٹ کا ہے؟

جناب سپیکر: ہاں، لوکل گورنمنٹ۔

جناب جعفر شاہ: او هغې کبنې جی دا ده چې منسټر صاحب، خلق لګیا دی چې بحریه ټاؤن او بل پته نه لګی چې کوم کوم ځائې ته روان دی، نو چې په خپله صوبه کبنې مونږ ته دا Facility شته او هغه مونږ ډیویلپ کوؤ نه، نو په دې باندې تاسو بالکل وضاحت اوکړئ چې د حکومت څه په دې باندې پروګرام دے؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا میڈم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جعفر شاہ صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، اس میں میں صرف ایک بات ہی Add کروں گی کہ یہ ریگی للمہ پراجیکٹ جو ہے تو یہ کتنے ہی سالوں سے پینڈنگ پڑا ہوا ہے، 30 Years ہو چکے ہیں اور سر! اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایک تو پیسے کا، جو Investors ہیں، ان کا پیسہ پھنسا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں، قتل عام ہو چکا ہے اس پر، تو اس میں مہربانی کریں کہ اگر یہ حکومت اس مسئلے کو حل کر دے تو ایک تو لوگوں کو رہائش، اور خاص طور پر اسی میں بہت سے ڈیپارٹمنٹس کی ہاؤسنگ کالونیاں بھی ہیں، تو مہربانی کر کے کہ اگر آپ یہ منسٹر صاحب ہمیں تفصیلاً جواب دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ریگی للمہ کا ایشو بڑا پرانا اور بڑا Complex issue ہے اور گزشتہ ایک سال سے مسلسل میں اس میں لگا ہوا

ہوں۔ گورنر خیبر پختونخوا نے خیبر ایجنسی کے Elected Parliamentarians کا ایک گروپ، ایک جرگہ تشکیل دیا تھا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے میری سربراہی میں اس حکومت کے وزراء پر مشتمل ایک گروپ بنادیا تھا اور ان کی جوائنٹ میٹنگز ہوئیں، کمشنر پشاور اس کا کنوینئر تھا اور کوئی سترہ اٹھارہ مسلسل ہم نے نشستیں کیں۔ ہم نے ریگی للمہ کا سائٹ وزٹ کیا اور ہم نے جو کوکی خیل ٹرائب ہے، ان کے مؤقف کو بھی سنا۔ بنیادی ایشو یہ ہے کہ ریگی للمہ 1993 میں Acquire کی گئی ہے اور یہ اس وقت تین بلین روپے کا پراجیکٹ تھا اور اس وقت یہ 33 بلین روپے کا پراجیکٹ ہے اور Half of Regi Lalma جو ہے، اس میں کوکی خیل ٹرائب کا دعویٰ ہے کہ یہ جو 50% ریگی للمہ ہے، وہ Basically کوکی خیل ٹرائب کی ملکیت ہے اور حکومت خیبر پختونخوا اور ریونیو ریکارڈ کے مطابق وہ ان کی ملکیت نہیں ہے، وہ Settled area میں ہے۔ یہ بنیادی وہ قضیہ ہے جو چل رہا ہے، عدالت میں بھی چلا گیا ہے، ہماری حکومت سے پہلے جو Outgoing Government تھی، اس میں بھی اس پر کمشنر پشاور کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی اور انہیں ریگی للمہ کے حوالے سے کوکی خیل ٹرائب کے ساتھ جرگے کئے لیکن Finally انہوں نے اپنی رپورٹ اور یہ Recommendation انہوں نے دی کہ یہ مسئلہ جرگے سے حل نہیں ہو سکتا، اس میں فورس استعمال کی جائے لیکن جو اس وقت کے چیف منسٹر تھے حیدر ہوتی صاحب، انہوں نے اس سے Agree نہیں کیا اور پھر یہ معاملہ کورٹ میں چلا گیا اور کورٹ نے دوبارہ ریفر کر دیا۔ تو کورٹ کے ریفر کرنے کے بعد وہ میری سربراہی میں ایک کمیٹی بنی، ہم بھی ایک سال اس میں لگے رہے اور ہم نے ان کو آفرز کئے، ایک دو آفرز ہم نے کر دیئے، ہم نے ان سے کہا کہ یہ جو آپ کے، یہ جو ہمارے حساب سے ریگی للمہ کا 50% Encroach ہے اور اس میں سے کوکی خیل ٹرائب کہتا ہے کہ تین ہزار گھر بنے ہیں جبکہ Google earth کے مطابق اس میں 1700 گھر بنے ہیں اور جو Actual ہے، وہ پی ڈی اے کے حساب سے کوئی سات آٹھ سو گھر بنے ہیں کیونکہ جو باقی ہے 1700 میں سے، سات آٹھ سو کے علاوہ باقی ہے۔ سٹرکچر ہے، وہ صرف قبضے کیلئے ہے اور یہ سات آٹھ سو گھر جو ہیں، وہ Congested ہیں لیکن یہ جو بنیادی Difference ہے، ہم نے کوکی خیل ٹرائب سے کہا کہ ہم اس کی Calculation کرنا چاہتے ہیں کہ کیا پوزیشن ہے، ہمیں On ground پتہ چلے کہ جو Congested زمین ہے جس میں آپ کے گھر بنے

ہوئے ہیں، وہ کتنے ہیں؟ لیکن انہوں نے ہمیں وہ Access نہیں دی، کوکی خیل ٹرائب نے ہمیں وہ Access نہیں دی اسلئے وہ جرگہ ڈیڈلاک کا شکار ہوا اور ہم نے پھر آخر میں ان کو آفر کی کہ یا آپ کے جو Congested گھر ہیں، اس کو ایک لائن کھینچ دیں اور وہ گھر، وہ زمین آپ کی ہو جائے گی، باقی زمین ہماری ہو جائے گی یا آپ ایک بلین روپے لے لیں اور وہ اپنے لوگوں کے اندر تقسیم کریں اور جو آپ کا سٹرکچر ہے، سٹرکچر کی Calculation ہم کریں، Estimate کریں، اس کے آپ کو پیسے دے دیں اور آپ کے اپنے جو گھر ہیں، وہ بھی ہٹا دیں، ان دو آپشنز میں سے ایک آپشن کو ہم، لیکن دونوں آپشنز میں ابھی تک ان کا رسپانس نہیں آیا ہے، اسلئے ہم اس نتیجے تک پہنچے ہیں کہ اس پر کچھ چیزیں جو ہیں، وہ فلور آف دی ہاؤس پہ شیئر نہیں کی جاسکتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر چاہیں گے تو پارلیمانی لیڈرز کی ایک کمیٹی کے سامنے ایک میٹنگ ہو یا سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ اور اس میں ان کے ساتھ ہم چیزیں، ان سے بھی Input مانگیں، ان سے بھی مشورہ مانگیں، خود اپنی بھی تجاویز ان کے سامنے رکھیں لیکن ہم بالکل Dead serious ہیں اس حوالے سے اور دو زونز ایسے ہیں کہ وہ بالکل کلیئر ہیں اور وہ دو زونز بھی حیات آباد سے زیادہ ہیں، یعنی جو کلیئر زونز ہیں جس میں بالکل کوئی Dispute نہیں ہے، ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس میں لوگوں کو قبضہ آسانی سے دیا جائے، بالکل فری دیا جائے اور اس میں ہم نے گیس کیلئے 600 ملین روپے جمع کئے تھے، گیس بھی Provide کی گئی ہے، بجلی بھی Provide کی جارہی ہے اور اس میں کنسٹرکشن بھی شروع ہے، کوئی 100 سے زیادہ گھر اس میں شروع ہیں۔ ہم چاہتے ہیں اس کی Fast track پر ڈیولپمنٹ ہو، یہ دو زونز جو کلیئر ہیں، باقی زمین کو بھی ہم رفتہ رفتہ کنٹرول کرنا چاہتے ہیں، جہاں جہاں زمین پر گھر نہیں بنے ہیں، اس کو ہم کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم ریگی للمہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ اگرچہ یہ پراجیکٹ جو ہے، اس کو بڑا Squeeze کیا گیا ہے، اس وقت اس کے اندر Sale کیلئے کوئی پلاٹ نہیں ہے کہ اس سے زمین کو اس کو ڈیولپ کیا جاسکے اور سارے پلاٹس جو ہیں وہ بک چکے ہیں، اسلئے اس میں ہم بڑے Dead serious ہیں اور اس میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو بالکل اوپن اس طرح شیئر نہیں کی جاسکتی ہیں، اسلئے اگر آپ چاہتے ہیں تو اس میں بریفنگ بھی Arrange کی جاسکتی ہے مناسب موقع پر، اور ان سے Input بھی لیا جاسکتا ہے لیکن میں حکومت کی طرف سے ایشورنس دیتا ہوں کہ گو کہ یہ پراجیکٹ بڑا پرانا پراجیکٹ ہے،

Sick Project ہے لیکن ہم اس کو Revive کرنا چاہتے ہیں، اس کو جو ان کی Wishes اور Aspirations ہیں،اسی کے مطابق ہم اس کو ڈیویلپ کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے ذہن میں ایک پلان بھی ہے،ایک منصوبہ بھی ہے،ایک خاکہ بھی ہے،وہ بھی ان کے ساتھ کسی وقت شیئر کریں گے،تو یہ میری وضاحت تھی،جناب۔

جناب جعفر شاہ: Thank you, Minister Sahib for detailed answer۔ میری یہ تجویز ہو گی کہ ایک تو یہ آپ Facilities کی بات کر رہے ہیں تو جو ماس ٹرانزٹ پروگرام ہے یا ایجوکیشن کیلئے ہم زمین Acquire کرتے ہیں تو اس علاقے کو ترجیح دی جائے، گیس،الیکٹریسٹی اور یہ Facilities اور جو سیکٹرز خالی ہیں،وہاں پر تو ہم شروع کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ I agree کہ If it goes to the Local Government Committee اور وہاں پر ہم اس کو Thrash out کر لیں تو ایوان میں تو یہ کہتے ہیں کہ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ہم نہیں ڈسکس کر سکتے ہیں، ٹھیک ہے اس کمیٹی میں جائے تاکہ ہم اس پر On immediate اس کمیٹی کے چیئر کو آپ انسٹرکشنز دے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ہس عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ یا آپ اگر چاہتے ہیں پارلیمانی لیڈرز کو بھی آپ اس میں بلالیں،اس میں ہم بریفنگ دیں گے اور ان سے Input لیں گے، یہ ان کے ساتھ ذرا شیئر کریں گے کہ کیا ان کی تجاویز ہیں،ان کی تجاویز کیا ہیں؟

جناب سپیکر: اوکے اوکے، مطلب یہ ہے کہ یہ لوکل گورنمنٹ کی جو کمیٹی ہے،اس کو اور پارلیمانی لیڈرز کو اس کے اوپر بریفنگ دیں گے،جو آپ لوگوں کا اس پر Input ہو سکتا ہے،وہ آپ اس کو دے دیں، ٹھیک ہے جی؟اوکے، مسٹر عبدالکریم،ایم پی اے۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب،آپ کے توسط سے میں معزز ایوان کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ خزانہ کی جانب سے جاری شدہ نوٹیفیکیشن BO(NFC-1)/FD/6-19/2011 مورخہ 24-03-2012 کے مطابق ضلع صوابی کو 20%، ضلع مانسہرہ کو 10% اور ضلع ہری پور کو 70% تربیلا کے خالص منافع سے ادا کرنے کا طریقہ کار اپنایا گیا ہے جو کہ

آئین کے آرٹیکل(2) 161 کے سراسر خلاف ہے۔جناب سپیکر، "161 (2) The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated" کیونکہ تربیلا کا پاور جنریشن سٹیشن ٹوپی ضلع صوابی میں واقع ہے، اسلئے نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں ضلع صوابی کا حصہ زیادہ ہونا چاہیئے، لہذا مذکورہ نوٹیفیکیشن کو منسوخ کیا جائے اور آئین کے آرٹیکل(2) 161 کے مطابق طریقہ کار وضع کر کے نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔

جناب سپیکر! آئین کے 'سپرٹ' میں یہ نوٹیفیکیشن نہیں کیا گیا، اس کیلئے 2007 میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کمیٹی نے جو فیصلہ کیا، وہ میں نے اپنے اس کال اٹینشن میں اس کی جو Percentage ہے، وہ واضح کر دی۔ جناب سپیکر، آئین کہتا ہے کہ جس جگہ پر پاور جنریشن یونٹ ہے، وہاں کو یہ رائلٹی دیں تو صوبہ تو وفاق سے اسی 'سپرٹ' پر اپنا حصہ لے رہا ہے لیکن صوبہ پھر ڈسٹرکٹس کو اسی 'سپرٹ' میں وہ نہیں دے رہا، اپنا حصہ نہیں دے رہا ہے۔ جناب سپیکر! دو نوٹیفیکیشنز نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے، ایک گیس اور آئل کیلئے اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ کیلئے، گیس اور آئل میں علیحدہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے اور بجلی کے نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں علیحدہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔ جناب سپیکر، جس وقت یہ فیصلہ ہو رہا تھا، یہ نوٹیفیکیشن فنانس کا ہے، اس میں ایک تو صوابی کے شیئر کو کم کیا ہے، دوسرا اس کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، وہ صوابی کے ان تین حلقوں کو جس میں میرا حلقہ بھی آتا ہے، جس میں PK-33 اور 32 بھی آتا ہے، اس کو نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حصے سے محروم رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر، اگر ہم دیکھیں ملاکنڈ کے بجلی گھر کو تو وہاں کا جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، وہ ملاکنڈ کی دو Constituencies ہیں، دونوں کو مل رہا ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ ورسک کا تو ورسک کا جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، وہ سارے پشاور ڈسٹرکٹ کو مل رہا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ سے یہ رولنگ چاہوں گا یا آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں تا کہ اس کی جو صحیح پوزیشن ہو، وہ واضح ہو جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب مظفر سید صاحب۔ (مداخلت) وہ تو میرے خیال میں اس نے پوری ڈیٹیل کے ساتھ بات کی ہے۔ (قہقہہ) کریم خان نے پوری تسلی سے بات کی ہے تو سپلیمنٹری اس پر

وہ نہیں ہو سکتا، کال اٹینشن پر بات نہیں ہو سکتی۔ (مداخلت) دیکھو جی، ایک منٹ، نہیں کال اٹینشن پر بحث نہیں ہو سکتی۔ جی دیکھو، یہ آپ کو اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانا ہے یا ویسے اگر آپ چاہتے ہیں کہ کوئی اس قسم کی چلائیں، کال اٹینشن پر بحث نہیں ہو سکتی جی۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! ان لوگوں کو تھوڑا سا سمجھائیں، دیکھو، اسمبلی کے رولز ہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): ختم کریں اس ہاؤس کے اندر سے، کال اٹینشن پر کوئی بھی بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کال اٹینشن پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی، یہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، یہ بات کر لیں مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! عبدالکریم خان صاحب نے جو کال اٹینشن پیش کیا ہے، اس سے تو یہاں تک اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے ضلع کی بات، اپنے حلقے کی بات کی ہے لیکن جہاں تک انہوں نے (2) 161 کے آئین کے آرٹیکل کا حوالہ دیا ہے تو انہوں نے جو پڑھ کر سنایا تو انہوں نے ایک بڑے اہم پوائنٹ کو اور ایک اہم لفظ کو وہاں پر چھوڑ دیا، دانستہ طور پر چھوڑ دیا، وہ یہ ہے کہ یہ جو آرٹیکل کی شق ہے تو اس کا جو وہ ہے کہ "hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated" تو یہاں پر صوبے کی بات ہے۔ صوبہ اس کا ذمہ دار ہے اور وہ شیئر صوبے کو مل جاتا ہے، پھر یہ صوبے والے، پھر انہوں نے گزشتہ گورنمنٹ 2008 میں اس کیلئے ایک بڑی کمیٹی بنائی گئی، وہ چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں تھی اور اس میں اے سی ایس صاحب بھی تھے، جناب سیکرٹری خزانہ صاحب بھی تھے، ایس ایم بی آر صاحب اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور اسی طرح سیکرٹری ایری گیشن بھی ہیں تاکہ وہ اس علاقے کا اندازہ لگائیں اور اس ڈیم کے محل وقوع اور وہاں کا، جہاں جو ضلع متاثرہ ہوں تو انہوں نے اس کے Behalf پر یہ فیصلہ کیا ہے، تاہم اگر معزز رکن

اسمبلی اس سے مطمئن نہیں ہیں تو متاثرہ اضلاع کے منتخب، جبکہ یہ فیصلہ بھی منتخب قیادت کا اس وقت بھی Consensus سے ہوا تھا لیکن یہ فیصلہ پھر کیبنٹ میں ہوا ہے تو یہ Consensus develop کر کے اس کو بھیج دیں تو فنانس اس کو پراسیس کرے گا، کیبنٹ میں لے جائیں گے لیکن یہ ہے کہ اس میں آئین کی Violation کم از کم نہیں ہوئی ہے جو کہ میں نے پڑھ کر سنا دیا۔

جناب سپیکر: کریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! یہ اس کمیٹی کے، آپ کی اٹینشن چاہوں گا سپیکر صاحب! یہ اس کمیٹی کے جو ایم پی ایز تھے اس وقت، ان کی Consensus ہے، اس میں جو حلقے میں نے بیان کئے ہیں 32، 33 اور 34 ان کا کوئی ایم پی اے اس ریکارڈ پر نہیں ہے، ایک۔ دوسری بات، جب نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کرتے ہیں تو جب تربیلا کی بات ہوتی ہے تو وہاں پر قانون علیحدہ ہوتا ہے اور جب ورسک کی بات ہوتی ہے تو پھر صرف پشاور ڈسٹرکٹ کو کیوں؟ اس کی جھیل بھی جہاں پڑی ہے، پھر اس کو بھی دینا چاہیئے۔ اس طرح ہم ملاکنڈ کی بات کرتے ہیں تو پھر ملاکنڈ کو کیوں؟ اور جنریشن یونٹ وہاں ہے، ان کو مل رہا ہے اور جنریشن یونٹ پشاور کی حدود میں ہے، ان کو مل رہا ہے تو صرف صوابی کو کیوں نہیں مل رہا ہے؟ اس طرح آپ آئل اینڈ گیس میں دیکھ لیں، منسٹر صاحب! آپ آئل اینڈ گیس میں دیکھ لیں، آپ کہتے ہیں کہ جہاں پر Wellhead ہے تو اس ڈسٹرکٹ کو شیئر جائے گا اور پھر جس Constituency میں Wellhead ہے، اس کو ڈبل ملتا ہے اور جو Constituency اس ڈسٹرکٹ میں ہے، اس کو سنگل ملتا ہے تو آپ ایک جگہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ اس طرح تقسیم کرتے ہیں، دوسری جگہ پر دوسرے طریقے سے تقسیم کرتے ہیں، جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے، میری یہ استدعا ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی صحیح سکروٹنی ہو اور ہم اس کا حل نکالیں جی، یہ سراسر ہمارے ساتھ ناانصافی ہے جی۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! یہ تو کال اٹینشن ہے، انہوں نے توجہ دلائی ہے اور میں نے اس کی تسلی کیلئے کہ اس پر اگر وہ مزید Consensus develop کرنا چاہتے ہیں تو میں نے متاثرہ اضلاع کی اور ان حلقوں کی بات کی، تو آپ ان سے مل کے ایک لیٹر کو پراسیس کریں، نوٹیفیکیشن، ان شاء اللہ فنانس پھر

آگے لے جائیں گے، میرے خیال میں اس سے Consensus develop بھی ہو جائے گی اور پھر کیبنٹ کا اس میں وہ Involve ہے تو اس میں اس سٹیج پر کوئی امنڈمنٹ نہیں کی سکتی، البتہ ایک نئے کیس کو آگے لے کے پھر اس پر وہ کریں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک تو یہ کہ میں آئندہ ایسی کوئی قرارداد اس کو Entertain نہیں کرونگا جو پراسیس سے نہیں گزری ہو، آج میں کرتا ہوں لیکن آئندہ جو بھی، وہ Through Secretariat آئے اور جو اس کا پروسیجر ہو، اس کے مطابق کیونکہ یہ تو ہم اس طرح نہیں کرتے، مطلب وہ غیر ذمہ دار کام کریں اور قرارداد بھی اسی طرح پاس ہو کہ پھر اس کی اہمیت نہ رہے۔ جی، مظفر سید صاحب! اس کو تو آپ نے جو Explanation دے دی ہے، وہ کہتا ہے کہ آپ جو Concerned District کے ایم پی ایز ہیں، وہ سارے مل کے کوئی اس کیلئے لائحہ عمل بنائیں۔ جی۔

جناب عبدالکریم: یہ تو ہو نہیں سکتا، یہ تو نا ممکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ تو توجہ ہے، اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی، اس پر تو آپ نے ایک توجہ دلائی ہے اور اس نے اس کا پورا نوٹس لیا ہے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ مظفر سید! اس کے ساتھ بیٹھ جائیں، جو طریقہ کار ہے، اس کے ساتھ کر لیں۔

وزیر خزانہ: بالکل کریں گے، ان شاءاللہ اس پر وہ کریں گے، اس کو سنیں گے اور میں نے اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو ٹائم دیں، کوئی ٹائم دے دو اس کو۔

وزیر خزانہ: بس اسی سیشن کے دوران بیٹھیں گے ان شاءاللہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے۔ منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: ان کو تو میں نے پہلے بھی بتا دیا کہ اس پر Consensus develop کریں گے اور دوسرے متعلقہ، پہلے تو میں کریم خان صاحب کے ساتھ بیٹھوں گا اور اس کی مدعا اور بھی ہم ڈیٹیل سے سنیں گے اور اس کو وہ سارا پروسیجر بتائیں گے اور اس کے علاوہ جس پر اس کی تسلی ہو سکتی ہے تو ان شاءاللہ اسی لائن پر ان شاءاللہ ہم جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی ستار صاحب! ویسے Rule relaxed ہے۔

جناب عبدالستار خان: اب پھر پڑھنا پڑے گا، پڑھ لوں پھر؟

جناب سپیکر: پڑھ لیں، پڑھ لیں۔

جناب عبدالستار خان: سر! ہم بھی، جب بھی نوٹس دیتا ہوں، میں تو تین دن پہلے یا ایک مہینہ پہلے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ آفس آیا کریں، میرے ساتھ آج جو دو ریزولیوشنز ہیں نا، وہ میرے آفس میں آئے، میرے ساتھ ڈسکس کیں، کل کچھ آئے اور دیکھو یہ اس وقت صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے، اس کے کچھ رولز ریگولیشنز ہیں، ہم سب اگر ان رولز ریگولیشنز کی وہ Respect کریں گے تو سسٹم کو چلائیں گے۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: ٹھیک ہے، Follow کروں گا۔

جناب سپیکر: Otherwise پھر نہیں چلے گا۔

جناب عبدالستار خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ مقدس ایوان پرزور سفارش کرتا ہے کہ پاکستان میں عموماً مختلف اسمبلیوں میں اور تمام عدالتوں میں ممبران اسمبلی اور وکلاء روم میں داخل ہوتے ہوئے ججوں کے سامنے اور ممبران اسمبلی سپیکر صاحب کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور تعظیم کا اظہار کرتے ہیں، یہ ایک معروف روایت ہے۔ چونکہ تعظیم میں سجدہ صرف اللہ تعالیٰ رب العالمین کے سامنے جائز ہے، غیر اللہ کے سامنے تعظیمی سر جھکانا سراسر شرک ہے اور بدعت ہے، شرک گناہ عظیم ہے، لہذا اسمبلی کا یہ مقدس ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی قبیح روایات اور اداب کو ناجائز قرار دے اور ممانعت کیلئے قواعد بنائے اور اس کی جگہ السلام علیکم سنت نبوی ﷺ کا اہتمام شروع کرے۔ تھینک یو سر۔ یہ ایک چھوٹی سی بات کروں گا سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! جب کوئی ممبر ہاؤس میں داخل ہوتا ہے تو تعظیماً یوں جھک جاتا ہے تو یہ تعظیم ہے، یہ کوئی سجدہ نہیں ہے، سجدہ کسی کے آگے جھک کے زمین پر کیا جاتا ہے یا یہاں فلور پر جب ہم بیٹھے ہوتے ہیں، آپ آتے ہیں تو ہم آپ کے احترام میں ایسے کھڑے ہوتے ہیں تو

یہ تو ایک Respect کا، Respect ہے اس چیئر کی، یا کسی جج کی یا سپیکر کی، لیکن سجدہ بالکل شرک ہے اور ناجائز ہے لیکن تعظیم جو ہے کسی بڑے کی، کسی بڑے عہدے کی یہ تو ناجائز نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، سکندر خان۔ اچھا جی، مفتی صاحب کدھر ہیں؟ ہاں مفتی جانان صاحب!

(تالیاں)

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! زه ستا سو مشکور یم، میں آپ کا مشکور ہوں، (قہقہے) عبدالستار خان کا کہ انہوں نے یہ قرارداد لائی ہے لیکن میرے خیال میں صوبے میں اس کے علاوہ بہت سے مسائل ہیں لیکن پھر بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔

ایک رکن: اسلام کی روسے بتادو۔

مفتی سید جانان: اسلام کی روسے یہ ہے کہ قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں، جو قرارداد لائی ہے، وہ اچھی لائی ہے لیکن اصل میں بات یہ ہے کہ میرے خیال میں اگر کسی کے دل میں تعظیم میں غیر اللہ کی بات ہوتی ہے، اس لیول سے کسی کے سامنے سر جھکانا غیر اللہ کیلئے بالکلاً جائز نہیں ہے، اگر احترام کے طور پر ہو جیسا کہ ہم کسی کے ساتھ ملتے ہیں، اسی طرح کرتے ہیں یا بڑوں کے ساتھ، ان کے ساتھ ایسا کر لیتے ہیں تو جزوی طور پر اس کی اسلام میں اجازت ہے بشرط یہ کہ اس آدمی کے دل میں نہ ہو کہ میں غیر اللہ کے سامنے یہ سر جھکا رہا ہوں۔ اگر کسی کے دل میں یہ ہو کہ سپیکر کے سامنے میں سر جھکا رہا ہوں یا کسی جج کے سامنے میں سر جھکا رہا ہوں، یہ میرے خیال میں یہ ناجائز بات ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر احترام کے طور پر ہو، عزت کے طور پر ہو تو پھر اس کی اسلام میں گنجائش ہے قدرے، اس کو ہونا چاہیئے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! تاسو ډیر زیات بنه رولنګ ورکړو د قراردونو په حواله باندې او پکار هم ده، دا فورم چې دے دا ډیر زیات سنجیده فورم دے او بیا ظاهره خبره ده د دې فورم هره Activity چې ده، هغه ټول بزنس چې دے، هغه د ریکارډ حصه جوړیږی او دا ریکارډ چې دے دلته خلق راځی Thesis کوی، دلته خلق راځی ریسرچ کوی او که داسې طریقه

کار باندې مونږ قراردادونه راؤړو، اوس ظاهره خبره ده زمونږ Colleague دے، تاسو سوچ وکړئ سپیکر صاحب! چې تاسو په دغه کرسئ ناست یئ او چې کله مونږ هال ته دننه کیږو نو بیا د ډیکورم هم خلاف خبره ده چې Suppose زه رادننه شوم او زه تاسو ته په تیزه اوو ایم چې السلام علیکم، خو ظاهره خبره ده دغه Symbolic احترام دے چې دغه کرسئ د پاره مونږ لرو، د هغې هرګز دا مقصد نه دے، دا زمونږ نیت نه دے خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه چې مونږ شرک کوؤ خو دا احترام دے او دا احترام کول خو په مونږ باندې مذهبی هم لازمه ده او بیا ظاهر خبره ده زمونږ روایات هم داسې دی چې احترام چې دے هغه به مونږ کوؤ او چې کله د احترام خبره راځی نو Physically انسان خامخا به داسې کیږی چې د هغه په وجود کښې به فرق راځی، د هغې به هرګز دا مطلب نه وی۔ اوس سوال دا دے چې دا احترام مونږ کوؤ، د دې د پاره خو څه قانون نشته، نه څه ضابطه شته، نه څه قواعد شته، که چرې داسې وی نو بیا پکار ده چې مونږ په دې فورم باندې په هغې کښې ترمیم کولې یا نوې ضابطه هم جوړولې خو بیاهم چې زمونږ Colleague دا راوړے دے، زه اوس په دې نه پوهیږم چې داسې ځائې کښې ونښتلو چې نه ئے مخالفت کولې شو او نه ئے حمایت کولې شو۔ زما به خواست وی خپلوملګرو ته چې لږ به د دې څیزونو نه لږ لږ رااوځو، پکار دا ده چې دا فورم چې دا ډیر سنجیده دے، دا د لیجسلیشن فورم دے، اوس که مونږ داسې خبره چې دغه عام خلق، عام خلق به څه وائی چې سبا په اخبار کښې دا راشی چې دې ټولې اسمبلئ دا قرارداد پاس کړے دے چې مونږ ئے احترام کوؤ، د هغې احترام سره شاید چې زمونږ په سر کښې لږ داسې دغه راځی او دا شرک دے نو چې زه وایم چې نه دے، زما به خواست دا وی چې دا داسې څیزونه دی چې د دې د پاره به ذهن جوړول غواړی، سوچ به جوړول غواړی، دا خو دا نه ده چې زه به د اسمبلئ نه قرارداد پاس کړم، زه به د هغې د پاره قانون سازی وکړم، د هغې د پاره د انسان سوچ چې دے، هغه جوړول چې دی هغه لازمی دی او دا سوچ به څنګه جوړیږی، دا خو د هغه انسان ذمه واری ده چې هغه په کوم نیت باندې او په کومه اراده باندې دا کار کوی؟ باقی خو سپیکر صاحب! تاسو ته اختیار دے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی، نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سب کو یہاں پہ چاہیئے جیسے اب ایک روایت پڑ چکی ہے کہ کوئی بھی اٹھتا ہے اور وہ جو ہے ایک قرارداد لے آتا ہے، کسی سے مشورہ نہیں ہوتا۔ اب وہ ہمارا Colleague ہے اور چونکہ ان بنچوں پر ہم سب لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں تو جیسا کہ بابک صاحب نے کہا کہ نہ ہم اس کی مخالفت کر سکتے ہیں اور نہ ہم اس کی حمایت کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ واقعی بات ہے کہ "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" والی بات ہے کہ ہمیں صرف، ہم جب مسلمان ہیں تو ہمیں صرف ایک اللہ کے سامنے سجدہ کرنا ہے اور اس کے رسول کو آخری پیغمبر سمجھنا ہے اور اس کے قرآن مجید کو آخری کتاب سمجھنا ہے، اگر ہم آپ کے سامنے اس طریقے سے سر جھکا کر سلام کرتے ہیں، سر جھکا کے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم شرک کر رہے ہیں، ہم چونکہ یہ کرسی جج صاحبان کی کرسی یا سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ یا سیشن جج، جب کوئی بھی ایسی تعظیم کیلئے اگر ہم جھکتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم علماء کے سامنے تو یہ ایسا ہے کہ ہم ان کی تعظیم کر رہے ہیں، ہم یہ نہیں کر رہے ہیں کہ ہم نے ان کو سجدہ کر لیا یا ہم نے ان کو نعوذ باللہ، نعوذ باللہ ہم نے ان کو شرک کے زمرے میں لے لیا، تو بہر حال جناب سپیکر صاحب! ہم سب لوگ جیسا کہ آپ کو یہ پتہ ہے کہ جب بھی ایسی کوئی قرارداد میں لاتی ہوں تو میں پہلے آ کے آپ سے چیمبر میں ملتی ہوں اور اس کے بعد Consensus سے یہ ہوتا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! بجائے اس کے کہ ہم ایسی چیزوں کو متنازعہ بنائیں اور کل کو اخبارات اس کے بارے میں لکھیں، پرنٹ میڈیا کہ یہ اسمبلی اس قسم کی لیجسلیشن کر رہی ہے، یہ قراردادیں تو اسلئے آتی ہیں کہ وہ ضابطہ یا مرکزی گورنمنٹ سے ہم کوئی مطلب کوئی مانگ رہے ہوتے ہیں یا ہم صوبائی اسمبلی صوبائی گورنمنٹ سے کچھ مانگ رہے ہوتے ہیں، یہاں پہ اگر وہ نہیں کرنا چاہتے تو وہ نہ کریں، یہ تو ہر بندے پہ اپنا اپنا ایک Depend کرتا ہے کہ ہم کسی کی تعظیم کریں یا نہ کریں، تو جناب سپیکر! اس میں یہی ہے کہ "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"۔

راجہ فیصل زمان: سر!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فیصل اور عنایت خان بات کرنا چاہتے ہیں، فیصل۔
راجہ فیصل زمان: ایک منٹ سر، ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی۔
راجہ فیصل زمان: سر! یہ جس طرح مفتی صاحب نے بات کی ہے، اس چیز کو بیچ میں ڈال کے ترامیم کر لیں، ویسے بھی انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے ترامیم کی ہیں، ان کی باتوں کو اس کا حصہ بنا کے پیش کیا جائے کہ یہ چیز آسان بھی ہو جائے اور کسی کی بھی تذلیل نہ ہو۔ ہم جن چند اداروں کی قدر کرتے ہیں، ان کی ہمیشہ قدر کرتے رہیں گے، جس کو سجدہ کرنا ہے وہ تو اللہ ہی ہے لیکن جو قدر کرنے والے لوگ ہیں، ان کی ہمیشہ ہم قدر کرتے رہیں گے۔ مفتی صاحب نے جس طرح بتایا سر! ان چیزوں کو شامل کر کے کریں تو آسان ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: اس کو پھر اس طرح کرتے ہیں کہ ڈیفر کرتے ہیں اس کو، اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔
سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!
جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان۔
سینیئر وزیر (بلدیات): میں ویسے، میں بھی یہی، میں یہی بات کرنے والا تھا، آپ نے ڈیفر کر دیا، آپ نے ڈیفر کر دیا، میں یہی بات کرنے والا تھا۔ اصل میں میرا خیال یہ ہے، میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس کو Technically بھی ذرا دیکھیں کہ ریزولیوشن جس چیز پہ موو کی جاتی ہے، کیا وہ Technically اس پہ پورا اترتی ہے کہ نہیں؟ اسمبلی سیکرٹریٹ اس کو Examine کرے۔ دوسرا مجھے ایک انٹرویو ایک Former Chief Justice کا جو 2001 میں چیف جسٹس تھے، جس وقت مشرف آئے اور پھر انہوں نے حلف لینے سے انکار کیا تھا، مشرف سے حلف لینے سے اور ان کے پی سی او کے تحت حلف لینے سے انکار کیا تھا، میں نے ان کو ٹی وی انٹرویو میں یہ سنا، ان کے یہ سنتے ہوئے دیکھا تھا کہ ان کا خیال تھا کہ اس کے حوالے سے کوئی ڈائریکٹیو ایشو ہوا ہے کہ جو کورٹ کے اندر Follow نہیں ہو رہے ہیں کہ جو My Lord کے الفاظ ہیں اور یہ چیزیں، وہ کہتا ہے کہ یہ ڈائریکٹیوز Already کورٹس کے اندر تو ایشو ہو چکے ہیں کہ یہ نہیں ہونے چاہیئے، وہ ریکارڈ بھی ذرا چیک کیا جائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی چیز Already موجود ہے تو اس

کے حوالے سے قرارداد کی پھر ضرورت نہیں ہے اور جس طرح مفتی صاحب نے Explanation کی کہ سجدہ کی نیت سے اگر کوئی یہ کام کرتا ہے تو میرے خیال میں، تو بالکل انہوں نے Explain کر دیا اسلئے میں آپ سے Agree کرتا ہوں کہ اس کو ڈیفر کر دیا جائے اور Further examine کیا جائے، Technically بھی اس کو Examine کیا جائے اور یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیفر کرتے ہیں، اسلئے اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بس اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ اچھا جی۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیراتی ومذہبی ٹرسٹ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Auqaf, Item No. 8 and 9.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ ومذہبی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charitable and Religious Trust Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

(Interruption)

جناب سپیکر: بس جی ختم ہو گیا ہے، بس اس پر ڈسکشن نہیں ہو سکتی، اچھا جی۔

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Charitable and Religious Trust Bill, 2014, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Auqaf.

وزیر زکواۃ ومذہبی امور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charitable and Religious Trust Bill, 2014, may be passed?

Mr. Speaker: Sorry, ‘Consideration Stage’, ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 to 13 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیراتی ومذہبی ٹرسٹ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister, honourable Minister, passage stage.

Minister for Zakaat and Religious Affairs: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Charitable and Religious Trust Bill, 2014, may be passed. یہ میں نے کہا تھا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Charitable and Religious Trust Bill, 2014, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The sitting is adjourning till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 30 اکتوبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)